REGD E.P-NO 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان!

ایڈیٹر
صلاح الدین ملک
ایم - اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح
چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷½ روپے
فی پرچہ ۲ ۰/

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ | ۷ شہادت ۱۳۳۴ ہش - ۷ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۳

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

لاہور ۲۴ مارچ - ربوہ سے لاہور تک کا سفر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے گزرا رستہ میں موٹر ٹھہرا کر حضور چند قدم ٹہلے - عصر کے وقت کرنل الٰہی بخش نے معائنہ کیا اور معائنہ کے بعد کہا کہ طبیعت اچھی ہے - کل شام حضور کو کچھ کوفت محسوس ہوئی شروع رات نیند اچھی آگئی - مگر پھر نیند نہ آئی - جس کی وجہ سے صبح کچھ کمزوری محسوس ہوئی - کل بلڈ پریشر ۱۱۸ تھا آج ۱۰۵ ہے جو کبھی آتا ہے -

۲۵ مارچ - کل دوپہر کے وقت حضور کو کچھ ضعف محسوس ہوتا رہا ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی بعد عصر حضور کار میں سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے اور مرزا مظفر احمد کی کوٹھی میں گھاس کے لان پر شام تک تشریف فرما رہے - اور چہل قدمی بھی کی - ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے حضور کا معائنہ کیا اور کہا کہ اب طبیعت پہلے سے بہت اچھی ہے - اصل بیماری کا خفیف سا اثر ابھی باقی ہے - جو انشاء اللہ العزیز جلد دور ہو جائے گا -

پانچ بجے شام حضور خلیفہ افتخار احمد صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں سے سوا چھ بجے مکرم ڈاکٹر عبد الحق صاحب ڈینٹل سرجن کے گھر دانت کے علاج کے لئے تشریف لے گئے (بقیہ صفحہ ۲ پر)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام احباب جماعت کے نام

احباب جماعت احمدیہ! - اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کئی دن کی تاروں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ اب مجھے روانہ ہو جانا چاہیئے - میں انشاء اللہ کل ۲۳ مارچ کو بدھ کے دن لاہور جا رہا ہوں - تاکہ وہاں سے کراچی جاؤں - احباب کو چاہیئے کہ دعاؤں میں لگے رہیں - تاکہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو - میں بھی انشاء اللہ جس حد تک مجھے توفیق ملی - دعائیں کرتا جاؤں گا -

مجھے ایک حد تک تشویش تو ہے - لیکن مایوسی نہیں - کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کے جواب میں اپنی مدد ضرور بھیجے گا - اور معجزانہ رنگ میں مدد بھیجے گا - اگر میری دعاؤں کی تائید میں جماعت کی دعائیں بھی شامل رہیں تو انشاء اللہ تاثیر بڑھ جائے گی - احباب کو خوب یاد رکھنا چاہیئے - کہ جب کبھی ذمہ دار افسر ادھر ادھر ہوتا ہے تو شریر لوگ فتنہ پیدا کرتے ہیں - ہماری جماعت بھی ایسے شریروں سے خالی نہیں - بعض لوگ اپنے لئے درجہ چاہتے ہیں - بعض لوگ اپنے لئے شہرت چاہتے ہیں - ایسا کوئی شخص بھی پیدا ہو یا کوئی بھی آواز اٹھائے - خواہ کسی گاؤں میں یا شہر میں یا علاقہ میں تو اس کی بات کو کبھی برداشت نہ کریں - کبھی یہ نہ سمجھیں کہ یہ معمولی بات ہے - فساد کوئی بھی معمولی نہیں ہوتا - حدیثیں اس پر شاہد ہیں - جب کوئی شخص اختلافی آواز اٹھائے - فوراً لاحول اور استغفار پڑھیں - اور خواہ آپ عمر میں سب سے چھوٹے ہوں - اور درجے میں سب سے چھوٹے ہوں - اور خواہ آپ کے بزرگ اس فتنہ انداز کی بات کی تائید کر رہے ہوں - فوراً مجلس میں کھڑے ہو جائیں اور لاحول پڑھ کر کہہ دیں کہ ہم نے احمدیت کو خدا کے لئے اختیار کیا تھا - ہمارا آسمانی باپ **خدا** ہے - اور ہمارے روحانی باپ **محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم** ہیں - جماعت میں فتنہ پھیلانے والی بات اگر ہمارے عزیز ترین وجود سے بھی ظاہر ہوئی - تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے -

عبد اللہ بن ابی ابن سلول کتنا بڑا منافق تھا - قرآن کریم میں متعدد آیات اس کی منافقت کے لئے بیان کی گئی ہیں - ایک جنگ میں جب اس نے بعض صحابہ کی کمزوری دیکھی اور کہا کہ مدینہ چلو - وہاں پہنچتے ہی جو مدینہ کا سب سے بڑا معزز آدمی ہے - یعنی نعوذ باللہ عبد اللہ بن ابی ابن سلول وہ مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دے گا تو عبد اللہ بن ابی ابن سلول کا بیٹا بھی اس جگہ پر موجود تھا وہ دوڑتا ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا - اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کو بتاتا ہوں میرے باپ نے آج کیسی خباثت کی ہے - پھر اس نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھتا ہوں - میرے باپ کی سزا سوائے قتل کے اور کوئی نہیں - اگر آپ یہ واجب فیصلہ کریں - تو اس کے پورا کرنے کا مجھے حکم دیں تا ایسا نہ ہو کہ کوئی اور مسلمان ایسا کر بیٹھے - تو میرے دل میں منافقت پیدا ہو - اور اس کا بغض میرے دل میں پیدا ہو جائے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - ہمارا ارادہ یہ نہیں ہے - جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس ہوئے - تو چونکہ عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے یہ کہا تھا کہ مدینہ پہنچ دو - مدینہ کا سب سے معزز آدمی یعنی عبد اللہ بن ابی ابن سلول مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دے گا - عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے لڑکے نے تلوار نکال لی - اور مدینہ کے دروازے کے آگے کھڑا ہو گیا - اور اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہا - اے باپ تو نے یہ فقرہ کہا تھا - خدا کی قسم میں وہ وقت ہی نہیں آنے دوں گا کہ تو اس بات کو پورا کرنے کا ارادہ کرے - تو ایک قدم آگے بڑھنے کی کوشش کر - میں اپنی تلوار سے تیرا سر کاٹ دوں گا - صرف ایک صورت تیرے مدینہ میں داخل ہونے کی ہے - اپنی سواری سے اتر آ - اور زمین پر کھڑے ہو کر کہہ کہ مدینہ کا سب سے معزز آدمی **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے - اور سب سے ذلیل وجود میں ہوں - اگر تو یہ کہے گا تو میں تجھے مدینہ میں داخل ہونے دوں گا - ورنہ تجھے قتل کر دوں گا - عبد اللہ بن ابی ابن سلول اپنے بیٹے کے ایمان کو دیکھ کر ایسا مرعوب ہوا کہ فوراً اپنے اونٹ سے اتر آیا - اور اس نے وہی فقرے کہے جو اس کے بیٹے نے کہے تھے - تب اس کے بیٹے نے اسے مدینہ میں داخل ہونے دیا - سو دین کے معاملہ میں باپ دادا - استاد اور پیر کی بھی کوئی حیثیت نہیں - جو کہتا ہے دین کی حقارت کرو - تم اس کا مقابلہ کرو - اگر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جائیں - تو خوشی سے اس موت کو قبول کرو - کیونکہ وہ موت تمہاری نہیں تمہارے دشمن کی ہے -

حدیثوں میں آتا ہے آخری زمانہ میں دجال ایک مومن کو قتل کرے گا - پھر اس کو زندہ کرے گا - پھر اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن خدا اس کو توفیق نہیں"

ملک صلاح الدین ایم - اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ کیلئے ربوہ سے روانگی

اہالیان ربوہ کا اپنے محبوب امام سے اظہار محبت و عقیدت

ربوہ ۲۳ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علاج کے لئے یورپ جانے کے ارادے سے آج صبح نو بجے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے۔ صدر انجمن اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان۔ دیگر شعبہ جات کے افسران۔ محلوں کے پریذیڈنٹ صاحبان اور اہالیانِ ربوہ نے کثیر تعداد میں قصرِ خلافت کے باہر جمع ہو کر محبت و ارادت اور اخلاص و عقیدت کے گہرے جذبات اور دردسوز میں ڈوبی ہوئی دُعاؤں کیساتھ اپنے محبوب امام کو رخصت کیا۔ تمام احباب اپنے آقا کی اس عارضی جدائی پر بے چین ہوئے جا رہے تھے۔ اور عجب اضطراب کے عالم میں زیر لب نہایت درجہ عاجزی اور الحاح سے ربّ العزّت کے حضور دعائیں کر رہے تھے۔ کہ اے خدا تو اس مقدّس وجود کا جو تیری ہی عنایت اور تیری ہی شفقت سے ہمارے لئے سایۂ رحمت ہے۔ ہر گھڑی اور ہر لمحہ نگہبان ہو اور اسے اپنے خاص الخاص فضل کے تحت اپنی بارگاہ سے شفائے کامل و عاجل عطا کرنا یہ بہت جلد ہمارے درمیان پھر رونق افروز ہو کر ہمارے دلوں کو شادکام کرے۔ اور اس کے وجود کی برکت سے ہم میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا ہو کہ جو دنیا کی کایا پلٹ دے۔

قصرِ خلافت سے روانگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نو بجے سے چند منٹ قبل قصرِ خلافت کے اس دروازے سے باہر تشریف لائے جو مسجد مبارک کے عقب کی جانب ہے۔ تمام احباب جماعت قصرِ خلافت کے باہر راستے کے دونوں طرف صف بستہ کھڑے زیر لب دعاؤں میں مصروف تھے۔ سیّد داؤد احمد صاحب کے کندھے کا سہارا لے کر حضور موٹر کار میں سوار ہوئے۔ کار کی پچھلی سیٹ پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور نے اجتماعی دعاء کرائی۔ درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کا یہ روح پرور نظارہ ایک خاص کیفیت کا حامل تھا۔ احباب کرام حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے حضور سفر کے بابرکت ہونے اور کامل شفایابی کے بعد حضور کے بخیر و عافیت واپس آنے کے لئے اِس قدر عاجزی اور الحاح سے دعائیں کر رہے تھے کہ مسجد مبارک اور قصر خلافت سے ملحقہ سارا علاقہ ہچکیوں اور سسکیوں کی دردانگیز آوازوں سے گونج رہا تھا۔ اور ہر دل گواہی دے رہا تھا کہ مولیٰ کریم اور اس کے محبوب بندوں کا یہ راز و نیاز انشاء اللہ العزیز اثر لائے بغیر نہ رہیگا۔ دعا کے اختتام پر ہر آنکھ سے آنسو رواں تھے۔ اور ہر فرد اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھا۔

صدقے کے طور پر بکروں کی قربانی

ٹھیک نو بجے جب حضور کی کار حرکت میں آئی۔ تمام فضا فی امان اللہ تعالیٰ اور بسلامت روی و باز آئی کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ موٹر کے حرکت میں آتے ہی مسجد مبارک کے عقب میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی طرف سے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ ایک بکرا صدر انجمن کی طرف سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور دوسرا بکرا تحریک جدید کی طرف سے قائم مقام وکیل اعلیٰ جناب چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب نے ذبح کیا۔ حضور کی کار قافلے کی دوسری کاروں کے ہمراہ آہستہ آہستہ روانہ ہوئی۔ احباب جماعت جو قصر خلافت کے دروازے سے لے کر چنیوٹ جانے والی پختہ سڑک تک دو رویہ کھڑے ہوئے تھے۔ پرنم آنکھوں کے ساتھ بلند آواز سے "السلام علیکم امیر المومنین" اور "فی امان اللہ تعالیٰ" کہتے جاتے تھے۔ حضور کی کار جونہی احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے سے باہر آئی۔ ربوہ کی مقامی جماعت کی طرف سے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے لے کر چنیوٹ جانے والی پختہ سڑک تک احباب کے ہجوم کا یہ عالم تھا کہ کھوے سے کھوا چھل رہا تھا۔

حضرت اُمّ المومنینؓ کے مزار مبارک پر دُعاء

حضور قصرِ خلافت سے روانہ ہونے کے بعد پہلے موصیوں کے قبرستان میں حضرت ام المومنینؓ کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ مزار مبارک کی چار دیواری کے باہر دروازے کے عین سامنے موٹر میں بیٹھے ہوئے ہی حضور نے دعا فرمائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اکثر افراد اور بعض خدام شریک ہوئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور لاہور روانہ ہوئے۔ جب حضور کی کار قافلے کی دوسری کاروں کے ساتھ پختہ سڑک پر پہنچی تو ربوہ کے تمام احباب دوڑ دوڑ کر پھر پختہ سڑک کے دو رویہ جمع ہو چکے تھے اور قطاروں کا یہ سلسلہ جانب مشرق قریب قریب پہاڑیوں تک پھیلا ہوا تھا جب تک حضور ایدہ اللہ کی کار سڑک پر دو پہاڑیوں کے درمیان سے گزر کر حد نگاہ سے دور نہ چلی گئی۔ احباب جماعت سڑک پر کھڑے کار کی طرف دیکھتے رہے۔ اور پھر سفر کے بابرکت ہونے اور کامل صحت کے ساتھ حضور کے واپس تشریف لانے کے بارے میں دعائیں کرتے ہوئے ربوہ واپس لوٹے اسوقت دیگر دعاؤں کے ساتھ اکثر احباب یہ شعر بھی بار بار پڑھ رہے تھے ؎

یہ سفر رفتنت مبارک باد ؛ بسلامت روی و باز آئی

احباب کرام بھی ان دنوں خصوصیت سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کو اسلام اور سلسلے کے لئے بابرکت کرے اور اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفاء کامل و عاجل عطاء فرمائے۔ اور حضور بخیریت واپس تشریف لا کر پھر اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوں ؛ آمین اللّٰھمّ آمین !

قائم مقام امیر اور ناظر اعلیٰ کا تقرر

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مَیں چونکہ بیماری کے علاج کے لئے یورپ جا رہا ہوں۔ اِس لئے میری غیر حاضری میں قائم مقام امیر مرزا بشیر احمد صاحب اور ناظر اعلیٰ اختر صاحب (میاں غلام محمد صاحب اختر) ہوں گے۔ تحریک اور صدر انجمن کے تعاون اور صحیح کام کے لئے میں نے کچھ ہدایات دیدی ہیں۔ مَیں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ میں نے جو نئے ناظر اعلیٰ اور مقامی امیر مقرر کئے ہیں انکی بھی تمام افسر اطاعت کرینگے۔ اور اُن سے تعاون کرینگے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تا احکام ثانی صدر انجمن احمدیہ سے تعلق رکھنے والے تمام کاموں میں صدر انجمن کا حکم آخری ہو گا۔ اور تحریک جدید سے متعلقہ تمام کاموں میں تحریک جدید کا فیصلہ آخری سمجھا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک افسر اور ہر ایک انجمن بغیر جنبہ داری اور بغیر رعایت کے اور بغیر دوستی کے خیال کے اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کریگی۔ قادیان سے تعلق رکھنے والے سب امور میں صدر انجمن قادیان کا حکم آخری ہو گا۔ مگر اس کی نگرانی کا حق میاں بشیر احمد صاحب کو ہو گا۔ مگر وہ کسی شخص کو وہاں سے آنے کی اجازت نہیں دے سکیں گے۔ یہ فیصلہ بہرحال میری زندگی میں مجھ سے تعلق رکھے گا۔

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی۔ ۱۸-۳-۵۵

نہیں دے گا۔ سو یاد رکھو کہ وہ موت جو تم خدا کے لئے قبول کرو گے۔ وہ موت آخری نہیں ہو گی۔ اس کے بعد خدا تمہیں پھر زندہ کرے گا اور تمہیں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے گا۔

پس اے نوجوانو! اے خدام الاحمدیہ کے ممبرو! میری اس نصیحت کو یاد رکھو۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول کے بیٹے کے واقعہ کو یاد رکھو حدیثِ دجّال کو یاد رکھو۔ اگر تم خدا کے لئے موت قبول کرو گے۔ تو خدا تم کو ایسی زندگی دے گا جس کو کوئی ختم نہیں کر سکے گا۔

اللہ تعالیٰ تم کو سچّا مومن اور سچّا بندہ بننے کی توفیق دے۔ اَللّٰھُمَّ آمین

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔ ۲۲-۳-۵۵

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

احباب جماعت کے نام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

احباب جماعت۔

آپ کو یہ اطلاع ہو چکی ہے۔ کہ ڈاکٹروں نے مجھے علاج کے لئے یورپ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ میرے پہلے اعلان سے ایک غلط فہمی ہوئی ہے۔ پہلے اعلان میں یہ لکھا گیا تھا کہ ڈاکٹروں نے مجھے اپنے خاندان سمیت جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اس پر ایک احمدی ڈاکٹر صاحب مجھے ملے اور انہوں نے کہا کہ مشورہ کے وقت میں موجود تھا۔ انہوں نے خاندان کا لفظ نہیں بولا تھا۔ صرف آپ کے لئے کہا تھا یہ بات ان کی ٹھیک تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کا مشورہ یہ تھا کہ میں علاج کے لئے یورپ جاؤں۔ اور ہر قسم کے تفکرات سے بچنے کی کوشش کروں۔ میں اپنی طبیعت کی بناء پر جانتا تھا۔ کہ اس حالت میں میں اگر باہر گیا۔ تو میری بیویوں اور بچوں کے دل میں شدید اضطراب ہوگا۔ کہ نہ معلوم اتنی دور کیا واقعہ گزر جائے۔ اور اپنی طبیعت کے لحاظ سے میں یہ بھی جانتا تھا۔ کہ بیوی بچوں کے ان تفکرات کو میں برداشت نہیں کر سکوں گا۔ اِس لئے مشورہ کے آخری حصہ کی بنا پر میں یہی سمجھتا تھا۔ کہ مجھے اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے جانا چاہیئے۔ تاکہ سفر میں مجھے ان کی تکلیف لاحق نہ ہو۔ چنانچہ اس کے بعد مجھے ایک اور ڈاکٹر ملے۔ وہ احمدی تو نہیں ہیں۔ لیکن بہت ہی محبت رکھتے ہیں۔ انہوں نے میری رائے سُنکر اس سے اتفاق کیا اور کہا کہ آپ میرا نام لے کر بے شک ڈاکٹروں کو بتا دیں کہ اگر آپ ان کے بغیر گئے تو آپ کے تفکرات بڑھ جائیں گے کم نہیں ہوں گے۔ بہرحال میں کچھ انجمن اور تحریک کے عملہ کو ساتھ لے کر جو وہاں تعلیم کے لئے جا رہے ہیں۔ یا مبلغ ہو کر جا رہے ہیں۔ اور اپنی بیویوں اور بعض بچوں کو لے کر جا رہا ہوں۔

میرے پہلے اعلان کے بعد مجھے پے در پے دل کی تکلیف کے حملے ہوئے۔ جن میں سے بعض اتنے شدید تھے۔ کہ بعض وقتوں میں میں سمجھتا تھا۔ کہ میں ایک منٹ یا ڈیڑھ منٹ سے زیادہ کسی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب ڈاکٹروں کو بلا کے دکھایا گیا۔ تو انہوں نے آلے لگا کر اور نبضیں دیکھ کر یہی رائے قائم کی کہ بیماری دل کی نہیں ہے۔ بلکہ اعصاب اور معدہ کی ہے۔ لیکن تکلیف اور احساس کے لحاظ سے دونوں بیماریوں میں فرق نہیں۔ اگر اس خیال سے بیماری کو دیکھا جائے۔ کہ بیمار کیا محسوس کر رہا ہے۔ تو پھر ویسی ہی یہ خطرناک ہے جیسی وہ خطرناک ہے۔ چنانچہ ایک اور ڈاکٹر نے جب یہی بات کہی۔ تو میں نے ان سے کہا کہ بتائیے میں فکر کس طرح نہ کروں جب کہ میرا دل محسوس کر رہا ہے۔ کہ میری حالت خطرے میں ہے۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب تک آپ سے زیادہ دماغی طاقت والا ڈاکٹر آپ کو ماننے پر مجبور نہ کرے۔ آپ معذور ہیں۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ کو یقین دلا دینا کہ اس وقت آپ خطرے سے باہر ہیں۔ یہ کسی ایسے ڈاکٹر کے اختیار میں نہیں۔ جو اپنی دماغی قوت کے لحاظ سے آپ سے زیادہ نہ ہو۔ بہرحال اس مشورے کے بعد بعض ربوہ کے ہمارے احمدی ڈاکٹر جو تھے۔ انہوں نے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ ابھی نہیں جانا چاہیئے۔ ابھی سردی ہے۔ اور یہ مرض سردی سے ہی متاثر ہوتی ہے۔ میں نے اس پر سوئٹزرلینڈ اور اٹلی اور ہالینڈ اور انگلینڈ تاریں دیں۔ جن کے جوابات بذریعہ تار آئے۔ کہ ہم نے یہاں کے ڈاکٹروں سے مشورہ کر لیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ کی بیماری کا علاج یہاں بڑی حد تک ہو سکتا ہے اور یہاں کا موسم ہرگز آپ کی بیماری کے خلاف نہیں۔ آپ فوراً آجائیں۔ یہاں ہر قسم کا انتظام ہسپتال وغیرہ کا موجود ہے۔ یورپ کے ملکوں کے رہنے والے ڈاکٹروں کی ان تاروں سے ربوہ کے ڈاکٹروں کے منہ بند ہوگئے۔ کیونکہ سردی میں تو وہ رہتے ہیں! ربوہ والے تو نہیں رہ رہے۔ ربوہ والے تو اپنے موسم پر قیاس کرتے ہیں۔ پھر وہ لوگ ان بیماریوں کے ماہر بھی ہیں۔

عزیزم شیخ ناصر احمد نے سوئٹزرلینڈ سے تار دی ہے کہ میں نے معین صورت میں یہاں کے ڈاکٹروں سے مشورہ کر لیا ہے۔ اور وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ یہاں آجائیں۔ ہم علاج کر سکتے ہیں۔ اور یہاں ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہیں۔ قریباً اسی مضمون کی تار انگلینڈ سے بھی آئی ہے۔ اِس لئے میں نے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہر انسان جو پیدا ہوا ہے۔ اس نے مرنا ہے۔ ان گھڑیوں میں جب میں محسوس کرتا تھا۔ کہ میرا دل ڈوبا کہ ڈوبا مجھے یہ غم نہیں تھا کہ میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ مجھے یہ غم تھا کہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ اور مجھے یہ نظر آرہا تھا کہ ابھی ہماری جماعت میں وہ آدمی نہیں پیدا ہوا۔ جو آپ کی نگرانی ایک باپ کی شکل میں کرے۔ میرا دماغ یہ بوجھ نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ مگر اس حالت میں برابر یہ دعا کرتا رہا کہ اے میرے **خدا** جو میرا حقیقی باپ اور **آسمانی باپ** ہے مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے۔ مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے مامور نے بنائی تھی۔ وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے تسلی دلا دے کہ ان کے یُتم کا میں انتظام کر دوں گا تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں گی۔ مگر تو مجھ سے یہ کس طرح امید کر سکتا ہے کہ یہ لاکھوں روحانی بچے جو تو نے مجھے دیئے ہیں۔ جن کے دُشمن چپے چپے پر دنیا میں موجود ہیں۔ اور جن کو ختم کرنے کے لئے ہر وقت شیطانی نیزے اُٹھ رہے ہیں جب میرے بعد ان نیزوں کو اپنی چھاتی پر کھانے والا کوئی نہیں رہے گا۔ تو تُو ہی بتا کہ میں اس بات کو کس طرح برداشت کر لوں مجھے موت کا ڈر نہیں۔ مجھے ان لوگوں کے یتیم ہو جانے کا ڈر ہے۔ جنہوں نے تیرے نام کو روشن کرنے کے لئے پچاس سال متواتر قربانیاں کیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دُنیا نے ان کو کمائی سے محروم کر دیا تھا۔ پھر بھی وہ ہر اس آواز پر آگے بڑھے۔ جو تیرے نام کے روشن کرنے کے لئے میں نے اٹھائی تھی۔ اب اے میرے **وفادار آقا!** میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں۔ ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی۔ تو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بے وفائی نہ کیجیو کہ یہ بات تیری شان کے شایاں نہیں۔ اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔ اے سب امینوں سے بڑے امین۔ اس امانت میں خیانت نہ کیجیؤ۔ اور اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھیو۔

ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں فکر مت کرو۔ لیکن میں اس امانت کا فکر کس طرح نہ کروں۔ جسے میں نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے سینہ میں چھپائے رکھا۔ اور ہر عزیز ترین شے سے زیادہ عزیز سمجھا :

اے میرے عزیزو! تم سے کوتاہیاں بھی صادر ہوئیں۔ تم سے قصور بھی ہوئے مگر میں نے یہ دیکھا کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی آواز پر تم نے لبیک کہا۔ تم موت کی دیواروں میں سے گزر کر بھی خدا تعالیٰ کی طرف دوڑتے رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ خدا تمہیں بے کسی اور بے بسی کی موت نہیں دیگا۔

ڈاکٹروں کی رائے تو یہی ہے۔ کہ میری بیماری صرف عوارض کی بیماری ہے۔ حقیقت کی بیماری نہیں۔ لیکن جو کچھ بھی ہو۔ ہمارا خدا سچا خدا ہے۔ **زندہ خدا** ہے۔ **وفادار خدا** ہے۔ تم ہمیشہ اس پر توکل رکھو۔ اور اپنی اولاد کو بھی اس پر توکل رکھنے کی تلقین کرو۔ اور اس دعا کے طریقہ کو یاد رکھو جو میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ میں نے ساری عمر جب بھی اس رنگ میں اخلاص سے دعا کی ہے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس دعا کے قبول ہونے میں دیر ہوئی ہو۔ اگر تم اس رنگ میں اپنے رب سے محبت کرو گے اور اس کی طرف جھکو گے۔ تو وہ ہمیشہ تمہاری مدد کے لئے **آسمان** سے **اُترتا** رہے گا۔ ایک **دولت** میں تمہیں دیتا ہوں۔ ایسی دولت جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ایک **علاج** میں تمہیں عطا کرتا ہوں۔ وہ علاج جو کسی بیماری میں خطا نہیں کرے گا۔ ایک **عصا** میں تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ ایسا عصا جو تمہاری عمر کی انتہائی کمزوری میں بھی تمہیں سہارا دے گا۔ اور تمہاری کمر کو سیدھا کرے گا۔ اے **خدا تو اپنے اِن بندوں کے ساتھ ہو**۔ جب انہوں نے میری آواز پر لبیک کہی۔ تو انہوں نے میری آواز پر لبیک نہیں کہی بلکہ تیری آواز پر لبیک کہی۔ اے وفادار اور **صادق الوعد خدا**۔ اے وفادار اور سچے وعدوں والے **خدا** تو ہمیشہ ان کے
(باقی صفحہ ...)

معارف القرآن

"تکلیف کے بعد راحت"

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ......

......الی قولہ تعالےٰ تَمْکُرُوْنَ (یونس ۲)

ترجمہ۔ اور جب لوگوں کو کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی ہو ہم کسی (قدر اپنی) رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ تو جھٹ ہمارے نشانوں کے متعلق ان کی طرف سے کوئی (نہ کوئی مخالفانہ) تدبیر ہونے لگتی ہے۔ تو انہیں کہہ کہ اس کے مقابل پر اللہ کی تدبیر اس سے (بھی) زیادہ جلد کارگر ہوا کرتی ہے۔ اور تم جو تدابیر بھی کرتے ہو ہمارے فرستادے اسے لکھتے رہتے ہیں۔

تشریح۔ فرماتا ہے۔ ندرت یہ کہ ہم عذاب دیر سے بھیجتے ہیں۔ بلکہ عذاب بھیجنے کا ہمارا طریقہ بھی یہی ہے کہ عذاب یکدم نہیں آتا بلکہ کسی قدر عذاب آجاتا ہے پھر ہم اس عذاب کو ہٹا دیتے ہیں۔ تاکہ لوگ یہ سمجھ جائیں کہ عذاب انکار نبوت کی وجہ سے آسکتا ہے۔ اور آئے گا۔ اور اپنے ناپسندیدہ رویہ اور بے وجہ ظلم سے باز آجائیں۔ لیکن شریر طبع لوگ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ عذاب کے وقت تو کسی قدر ڈر جاتے ہیں۔ مگر جس وقت عذاب میں کمی ہوتی ہے معاً پھر ہمارے کلام اور ہمارے نشانات کے خلاف تدابیر اختیار کرنے لگتے ہیں۔

فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی تدبیر تو بہت جلد نافذ ہو جاتی ہے۔ مگر وہ خود ہی اپنی تدبیر کو روکے رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ نہ تو ان لوگوں کے کام مجھے بھول سکتے ہیں۔ کہ فوراً بدلہ دینے کی ضرورت ہو۔ اور نہ ان کی سزا پر قابو پانے کا کوئی خاص وقت ہوتا ہے۔ کہ وہ سمجھے کہ اس وقت سزا دے دوں۔ ورنہ پھر مشکل ہوگی۔ وہ ہر وقت سزا دے سکتا ہے۔ اور کوئی بات اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔

اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسانی فطرت ایسی ہے۔ کہ جب اسے آرام پہنچے تو وہ یہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اب رحمت ہمیشہ ہی رہے گی۔ حالانکہ اگر آرام کے وقت انسان تکلیف کی گھڑیوں کا خیال کرے۔ تو بہت آرام میں رہ سکتا ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اس گر کو نہ سمجھا اور آج اس ذلت کو پہنچے ہوئے ہیں۔ بلکہ اب بھی وہ اس اصل کو یاد نہیں رکھتے۔ اور اپنے روپیہ اور مال کا خیال نہیں رکھتے۔ اور اسراف سے کام لیتے ہیں۔ یا پھر ایسے بخل سے کام لیتے ہیں کہ جو نتیجہ کے لحاظ سے ویسا ہی تباہ کن ہوتا ہے جیسا کہ اسراف۔ (تفسیر کبیر)

کلام سید الانام ؐ

"گنہگار بندہ کی توبہ"

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں تو بندے سے وہی سلوک کیا کرتا ہوں جس کی بندے کو مجھ سے امید ہوتی ہے۔ اور بندہ جب مجھ کو یاد کرے۔ میں وہاں ہی اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے گنہگار بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ تم میں سے اس شخص کو ہوتی ہے جس کی سواری لق و دق جنگل میں گم ہو جاوے اور تلاش کے بعد پھر وہ دستیاب ہو جاوے۔ اور جو شخص ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے۔ میں دو ہاتھ اس کی طرف قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر چل کر میری طرف آتا ہے۔ تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔ (مسلم)

اور اُن کی اولادوں کے ساتھ رہیو۔ اور ان کو کبھی نہ چھوڑیو۔ دشمن ان پر کبھی غالب نہ آئے۔ اور یہ کبھی ایسی مایوسی کا دن نہ دیکھیں۔ جس میں انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں سب سہاروں سے محروم ہو گیا ہوں۔ یہ ہمیشہ محسوس کریں۔ کہ تو ان کے دل میں بیٹھا ہے۔ ان کے دماغ میں بیٹھا ہے۔ اور ان کے پہلو میں کھڑا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین۔ بعض ڈاکٹر جو زیادہ ماہر نہیں ہیں۔ وہ تو میرے جانے پر گھبراتے ہیں۔ مگر ماہر ڈاکٹر یہی کہتے ہیں۔ کہ جلدی جاؤ اور جلدی آؤ۔ بہر حال ہر شخص کے رتبہ کے مطابق اس کی بات پر یقین کیا جاتا ہے۔ میں ان ماہرین کی بات پر اعتبار کرتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے جاتا ہوں۔

خدا کرے میرا یہ سفر صرف میرے لئے نہ ہو بلکہ اسلام کے لئے ہو خدا کے دین کے لئے ہو۔ اور خدا کرے کہ میری عدم موجودگی میں تم غم نہ دیکھو۔ اور جب میں لوٹوں تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت میرے بھی ساتھ ہو۔ اور تمہارے بھی ساتھ ہو۔ ہم سب خدا کی گود میں ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس کھڑے ہوں۔

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی ۲۱ ۳ ۵۵

ملفوظات امام الزمان ؑ

اِسلام کیلئے صبح صادق کا ظہور

اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی ہے بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے۔ مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو۔ جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدائے تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور بھیجتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی۔ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانون قدرت سے جو اسی کا ہم شکل ہے بکلی بے خبر ہو۔ (ازالہ اوہام صـ۲)

(مرتبہ محمد حفیظ بقاپوری)

سالِ رواں کا پروگرام

حضور نے اس سال جماعت احمدیہ کے لئے جو پروگرام مختلف تقریروں میں بیان فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم خود بھی اس پر پوری طرح کاربند ہوں۔ اور دوسروں کو بھی عمل کی تحریک کریں۔

حضور نے فرمایا

(۱) جماعتیں جگہ جگہ پر لائبریریاں قائم کریں۔ اور کثرت سے لٹریچر شائع کریں۔

(۲) جگہ جگہ پر مساجد تعمیر کریں۔ خواہ مسجد چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ پہلے تعمیر کرو اور پھر اسے عملاً آباد کریں۔

(۳) تعلیم یافتہ دوست ایک ایک ناخواندہ احمدی کو پڑھانے کا عہد کریں۔ اور اس طرح آپس میں معیار تعلیم کو بلند کرنے کی تحریک کریں۔ (۴) جماعت کو اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرنے کی تحریک فرمائی اور فرمایا "میری خلافت کو اکتالیس سال ہو رہے ہیں اس عرصہ میں اگر تم سال میں صرف ایک اچھا خلق اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو آج اخلاقی لحاظ سے تم بڑی طاقت کے مالک ہوتے۔ پس اپنے اخلاق کو درست کرو اور محنت کے عادی بنو۔"

۵۔ جماعت کا ہر فرد تحریک جدید میں حصہ لے اور اپنے وعدوں کو پورا کرے اور سکرٹری صاحبان اس سلسلہ میں خاص توجہ کریں۔

(۶) جماعت کا نیا لٹریچر خریدنے اور اخبارات سلسلہ کی توسیع و اشاعت میں خصوصی دلچسپی لینے کی تحریک فرمائی۔ (نوٹ: اخبار الفضل کی سالانہ قیمت ۲۴ روپے اور اخبار بدر کی سالانہ قیمت (۶ روپے) ہے۔

(۷) حضور نے فرمایا۔ ہماری ساری جماعت کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ محنت سے کام کرے گی اور پوری محنت کرے گی اور پھر اپنے آپکو ہر کام کے نتیجہ کی ذمہ دار قرار دے گی۔ (مرتبہ مولوی محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر)

(نوٹ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

معززین قادیان کے پاسپورٹوں کے سلسلہ میں انصاف طلبی

ہم گذشتہ اشاعت میں ذکر کر چکے ہیں کہ کس طرح لاہور کے کرکٹ ٹسٹ میچ کے موقعہ پر قاتل۔ خونی۔ غنڈے۔ اوباش۔ فرقہ پرستوں تک کو تو لاہور جانے کا موقعہ دیا گیا اور ان پر ایسی کوئی پابندی حکومت نے عائد نہ کی۔ کہ جن سی آئی ڈی کی رپورٹ کے ان کو پرمٹ نہ دیا جائے لیکن قادیان کے امن پسند۔ نیک نام معروف مُصلح و معزز احمدیوں کو وہاں جا کر اپنے اقارب سے ملنے سے محروم رکھا گیا جن سے وہ گذشتہ ساڑھے سات سال سے جُدا تھے۔ اسی اثناء میں تنگ و دو اور کارروائیوں پر صرفِ کثیر کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اپنے والد ماجد حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کے لئے (جو شدید بیمار ہوئے اور اب علاج کیلئے یورپ تشریف لے جا رہے ہیں) صرف بارہ تیرہ دن کے لئے پاسپورٹ دیا گیا ہے۔

ہم اس بے انصافی کی وجہ نہیں سمجھ سکے اور نہ ہی دراصل کوئی معقول وجہ ہے۔ شاید یہ خیال ہو کہ ایسے معزز فرد یہاں کے رازہائے سربستہ پاکستان والوں کو بتائیں گے۔ لیکن قادیان جیسی چھوٹی بستی اور گورداسپور جیسے پسماندہ ضلع میں مخصوص طور پر کون سے رازہائے سربستہ ہیں۔ تقسیم ملک سے اس وقت تک متعصب رپورٹروں نے رائی کے پہاڑ بنا کر ہمارے خلاف کیا کیا طومار نہ جمع کر دیئے ہوں گے۔ تعجب ہے کیا حکومت سارے مخفی کام قادیان اور اس کے نواح میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ دارالحکومت دہلی اور تمام صوبجات کے مسلمانوں پر ایسی کوئی پابندی عائد نہیں بلکہ قادیان کے چند افراد کے سوا باقی تمام پر بھی ایسی پابندی نہیں۔ قادیان کے کئی ذمہ دار احمدیوں کو پاسپورٹ کی سہولتیں حاصل ہیں۔ اس لئے اگر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جن کو اس لئے پاسپورٹ نہیں دیئے گئے کہ وہ مشتبہ ہیں۔ اور بھارت کے راز دوسرے ملک میں جا کر بتائیں گے۔ ایک خیال خام ہے اور ایک غیر معقول اور بودہ عذر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد جس حکومت کے تحت رہتے ہیں عقیدۃً کی رو سے اور عملاً وہ ہمیشہ اسکے وفادار رہتے ہیں۔ اور جماعت کی چھیاسٹھ سالہ زندگی کا ریکارڈ شاہد ہے۔ لیکن پھر بھی ظاہری رنگ میں ہم کہتے ہیں۔ کہ جس جگہ کے جسیقدر

افراد پاکستان آمد و رفت رکھتے ہوں۔ کم و بیش دو صد افراد ہر سال دسمبر میں جلسہ سالانہ پر آتے ہوں۔ دوران سال میں سینکڑوں افراد آتے جاتے رہتے ہوں اور جماعت کے چوٹی کے افراد میں سے بھی آتے رہتے ہوں تو بتایئے صرف چند ایک فرد کو پاسپورٹ سے محروم کر کے حکومت نے کون سے ذرائع مسدود کر دیئے ہیں؟

قادیان اپنے تقدس اور برکت کے باعث بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے اور بیرونی ممالک سے یہاں زائرین آتے رہتے ہیں۔ اس وقت تک جو معززین قادیان آ چکے ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

(۱) چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان کے ایک بھائی جو ایک لائق بیرسٹر ہیں۔ کئی بار قادیان آ چکے ہیں۔ اسی طرح ایک اور بھائی۔ ایک برادر زادہ اور محترمہ بیگم صاحبہ سر موصوف۔

(۲) فیڈرل کورٹ پاکستان کے ایک ایڈووکیٹ جو حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہم زلف ہیں،

(۳) حضرت امام جماعت احمدیہ کے برادر زادہ جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے چیف سیکرٹری تھے۔

ایک برادر زادہ جو بیرسٹر ہیں اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے چیف سیکرٹری ہیں ایک برادر زادہ جو ایڈیشنل کمشنر اور حکومت پنجاب کے سیکرٹری رہے ہیں۔ کئی صاحبزادگان و داماد۔ کئی ہمشیرہ زادے ایک برادر نسبتی اور ایک حرم کے چچا۔ ایک ماموں زاد بھائی جو اب لندن میں مبلغ کام کر رہے ہیں۔

(۴) لندن۔ امریکہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ سپین۔ عدن سیرالیون وغیرہ صوبجات (مغربی افریقہ) سنگاپور۔ بورنیو۔ انڈونیشیا کے مشنری یا چیف مشنری۔ امام مسجد لندن سابق امام مسجد لندن۔

(۵) ایک اور بیرسٹر اور کئی وکلاء کئی پروفیسر اور پرنسپل۔ نامی ڈاکٹر۔ یہ لوگ کسی تنظیم اور پروگرام کے ماتحت نہیں آئے بلکہ محض زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی خاطر موقعہ بہ موقعہ آتے رہے۔

یہ حالات گوش گذار کر کے ہم پُر زور التجا کرتے ہیں۔ کہ قادیان ایک مقدس مذہبی مرکز ہے۔ جس کا اثر کسی ایک ملک تک محدود نہیں بلکہ بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر قادیان کے احمدیوں سے حسن سلوک کیا جائے۔ تو یہ بات ان تمام ممالک کے احمدیوں پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔ اور حکومتِ بھارت کے لئے خود بخود نیک نامی کی صورت بن جاتی ہے۔ لیکن اگر بلا وجہ سختی اور ناروا پابندی عائد کی جائے۔ تو گو ہم خاموش رہیں گے لیکن یہ ممکن نہیں کہ ہمارے درد سے بیقرار نہ ہوں جسم کے انتہائی حصہ کو ذرا سی تکلیف ہوتی ہے تو دل و دماغ کو فوراً اس کا احساس ہوتا ہے۔ ہمارے اقارب جو صرف پاکستان ہی تک محدود نہیں بلکہ دیگر کئی ممالک میں آباد ہیں سخت تکلیف پاتے ہیں۔

خصوصاً اس امر سے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ جیسی شخصیت کے علیل ہونے پر ان کے صاحبزادہ محترم مرزا وسیم احمد صاحب کے معاملہ کو اتنا طول دیا گیا کہ بمشکل ہی وہ ان کی ملاقات یورپ جانے سے قبل کر سکے۔ اور حضرت ممدوح کی شدید علالت کے باوجود مکرم صاحبزادہ صاحب کو صرف چند دن کے لئے پاسپورٹ دیا گیا۔ اگر وہ مشتبہ تھے تو کئی بار پاکستان جانے پر انہوں نے بھارت کو کون سا نقصان پہنچا دیا ہے کہ جس سے آئندہ بھارت کو بچانا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ رپورٹروں نے جھوٹی رپورٹیں دے کر ایک وہم پیدا کر دیا ہے۔ کہ جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

ہمارا بیان بے حقیقت نہیں۔ ایسی سب رپورٹیں حقیقت پر مبنی نہ تھیں۔ اور اب بھی ہمارے کانوں تک یہ بات پہنچائی جا رہی ہے۔ کہ مکرم صاحبزادہ صاحب اس دفعہ تو پاکستان چلے گئے ہیں آئندہ وہ ہرگز نہیں جا سکیں گے اور بعض ذمہ دار افراد مکرم ناظر صاحب امور عامہ وغیرہ کے پاسپورٹ بھی ہم منسوخ کرا دیں گے۔ گویا کہ سب اختیارات ان تنگ ظرف اور متعصب رپورٹروں کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اگر اسی طرح کارروائی عمل میں آئی جس طرح ان کی طرف سے مشہور کیا جا رہا ہے۔ تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ واقعی انہوں نے اپنے منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے جھوٹی رپورٹوں سے میدان تیار کیا۔ لیکن ایسے اشخاص کو اس امر سے غرض نہیں کہ ان کی جھوٹی رپورٹوں سے حکومت بلاوجہ بدنام ہوتی ہے۔ جس کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ کسی طبقہ کو تنگ کیا جائے۔ ہم حکام بالا سے بھی گذارش کرتے ہیں۔ کہ ایسے ادنیٰ اور کم ظرف لوگوں کی باتوں پر اعتبار کر کے حکومت کو بدنام ہونے سے بچائیں جو نہ آئین ہند کی سالمیت کو سمجھتے ہیں نہ آئینی طریق کار پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ بلکہ خود حکومت کا کل پرزہ بن کر اس کی مشینری کو تباہ کرنے اور اس کا نمک کھا کر اس کی نمک حرامی کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

بھدرواہ (کشمیر) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق بذریعہ تار ۲۳-۵-۵۵ء اطلاع ملی۔ جماعت کے افراد سے کچھ مل کر اور کچھ اپنے طور پر صدقہ کیا۔ دعائیں جاری ہیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت دے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہم گنہگاروں کو ان کے دیدار سے بہرہ ور کرائے۔ آمین۔

خاکسار محمد عبد اللہ منشی امیر جماعت احمدیہ بھدرواہ۔

کنہ پورہ (کشمیر)

جماعت احمدیہ کنہ پورہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے بطور صدقہ ایک مینڈھا اور دو من تین سیر چاول غرباء میں پکا کر تقسیم کئے۔ اور حضور کی صحت کاملہ کے لئے اجتماعی رنگ میں دعائیں کی گئیں۔ علاوہ ازیں المعال الاحمدیہ نے بھی اپنے طور پر صدقہ کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ رکھے اور حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ کنہ پورہ ڈاکخانہ کورنگام (کشمیر)

شورت (کشمیر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے علاوہ اجتماعی دعاؤں کے صدقہ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

چک ایریاں حضور کی صحت کاملہ کیلئے چک ایریاں میں صدقہ اور دعا کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ ایک اجتماعی اور انفرادی دعائیں کی جاتی رہیں۔ ۷۰-۸۰ آدمیوں کو گوشت چاول پکا کر کھلایا گیا اجتماعی طور پر نہایت التجا سے دعائیں کی جاتی ہیں کہ اللہ کریم حضور کو صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آمین۔

راقم غلام محمد اندرابی صدر جماعت احمدیہ چک ایریاں کشمیر

شذرات

آریہ سماج کی اندرونی حالت ان کی زبانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے آج سے ۴۵ سال قبل فرمایا تھا:-

"ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے کیونکہ یہ مذہب زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۹ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

حضور کا قول حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ چنانچہ قادیان ہی کے پنڈت گنگا رام جی "ترپا" "چو کفر از کعبہ برخیزد" کے سنسنی خیز عنوان کے تحت ہفتہ وار آریہ ویر جالندھر میں تحریر کرتے ہیں:-

"آہ وہ زمانہ آریہ سماج کے اتہاس میں سنہری یُگ تھا۔ نام عمل سے معروف ہوتا ہے۔ جب ہم میں مذکورہ بالا اوصاف تھے۔ آریہ شبد کا بھی تب بڑا پربھاؤ اور مہتو تھا۔ مگر آج آریہ شبد کا عام لوگ چالاک سوارتھی۔ دھوکہ باز۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر مفہوم لیتے ہیں۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ ہم میں پرانے آریوں کے سے اوصاف نہیں رہے۔"

(۲۹ر مارچ ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۳)

۵ر اپریل

یوپی میں سیکولرازم کا انوکھا مظاہرہ

(دہلی) سنجھائیں یوپی کے وزیر اعلیٰ مسٹر سمپورنانند نے اعلان کیا کہ وہ اس قسم کی ہدایتیں جاری کرنے والے ہیں جن کے ذریعہ سرکاری ملازمین پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔ کہ وہ ایک بیوی کی موجودگی میں حکومت کو مطلع کئے بغیر دوسری شادی نہ کریں۔

بھارت کے دستور آئین، میں مذہب اور کلچر کی آزادی ہے۔ کیا مسٹر سمپورنانند نے یہ اعلان کر کے بھارت کے دستور کی توہین نہیں کی؟ اگر یہ اعلان آئین کے مطابق ہے تو اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ کل کو ذبیحہ کھانے۔ مُردوں کی تدفین۔ اذان۔ نماز باجماعت۔ مساجد کی تعمیر وغیرہ پر پابندی نہ لگا دی جائے گی؟ افسوس کہ ایسے ارباب اختیار دستور کی مٹی پلید کرتے ہیں۔ اور ظلم کے بانی مبانی بنتے ہیں۔

کسی سے یہ مخفی نہیں کہ اس اعلان کا نشانہ صرف مسلمان ہیں کہ جن کے مذہب میں چند زوجگی کی اجازت ہے۔ گو قانوناً مجبور کیا جا رہا ہے کہ ایک مسلمان ضرورت حقہ کے باوجود یا تو سرکاری ملازمت کی خاطر اخلاق باختگی اختیار کرے یا ملازمت کا اپنا جائز حق کھو دے۔

شدھی کا ڈھونگ

پوری میں آچاریہ ونوبھاوے کو جگناتھ مندر کے درشن کئے بغیر ناکام واپس آنا پڑا۔ کیونکہ ان کے فرانسیسی چیلے کو پنڈتوں نے اندر نہ جانے دیا۔ اور ونوبھاوے بھی بغیر درشن ہی لوٹ آئے۔

بھلا بتایئے کون شدھی قبول کرے گا جبکہ غیر قوم کو یا ادنیٰ شمار ہونے والی قوموں کو عبادت کے لئے مندروں میں داخل ہونے سے روک دیا جاتا ہے۔ گویا کہ پرماتما ان کے نزدیک سب کا پرماتما نہیں صرف ایک طبقہ کا ہے۔ ایسے ذلیل کن رویہ کے باوجود جب کسی جگہ شدھی ہونے کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب ہے کہ یا تو دباؤ ڈال کر شدھی کی جاتی ہے یا لالچ دے کر۔ چنانچہ یہ شدھی قبول کرنے والے ادنیٰ اقوام کے لوگ ہیں۔ اور جب یہ لوگ برطانوی حکومت کے وقت عیسائی ہوتے تھے تو ہندو شور مچاتے تھے۔ کہ روپیہ کے لالچ سے ان کو عیسائی بنایا جاتا ہے اور اب تک بھی پادریوں کے خلاف یہی دہرایا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ پادری میرے جیسے لوگوں کو پرچار کریں نہ کہ عوام کو۔ اب جو عوام بلکہ عوام سے بھی نہایت کمزور طبقہ کی شدھی کی جاتی ہے۔ اس وقت نہ گاندھی جی کا قول یاد رہتا ہے نہ یہ کہ اس طبقہ کا عیسائی ہونا بغیر لالچ کے ہم ممکن قرار نہیں دیتے تھے۔

سو ایسے کمزور طبقہ کا عیسائی ہونا ان کے لئے باعث افتخار نہ تھا۔ اور اب ہندوستان میں کوئی خاص خوبی ان کو تقسیم ملک کے بعد بعد نظر نہیں آ گئی۔ اس لئے ایسے کمزور لوگوں کی شدھی ہندو قوم کے لئے بھی سرمایۂ فخر نہیں۔ بلکہ ایک داغ ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ ان کو لالچ دے کر یا دباؤ ڈال کر شدھ کیا جاتا ہے۔ اور آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب جس کی ضمانت آئین ہند نے دی ہے اس کی جڑ پر تبر ہے اور اسے چیلنج ہے۔

چند دن قبل ایک ہندو فرقہ کی طرف سے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ دیسی پادریوں کی تعداد کیوں بڑھائی جا رہی ہے۔ افسوس یہ امر فراموش کر دیا جاتا ہے کہ ہر مذہب کو پرچار کی برابر کی آزادی ہے۔

توہمات۔ عورتوں کا حق وراثت

آج سے چودہ سو برس قبل اسلام نے طبقہ نسواں کو بے مثال آزادی سے ہم آغوش کیا۔ ان کے حقوق ان کو دلائے اپنے والد۔ خاوند۔ بھائی بہن کی جائداد میں ورثہ دلایا۔ ہندو مذہب میں عورتوں کو اگر ایسی آزادی حاصل ہوتی تو کوڈ بل کے ذریعہ حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس بل کے ذریعہ عورتوں کی وراثت کا معاملہ پیش ہونے والا تھا۔ کہ اخبارات نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ کہ اس طرح بھائی بہنوں میں دشمنی پیدا ہو جائے گی اور تعلقات استوار نہ رہیں گے۔

توہمات اور نامناسب رسومات جو رائج ہیں۔ اس سلسلہ میں سنئے۔ رواج ہے کہ مہاراجہ نیپال کی کھوپری کی ہڈیوں کا ایک ٹکڑا باریک پیس کر مہا برہمن کی خوراک میں ملا دیا جاتا ہے۔ مہا برہمن ہندوستان سے بلایا جاتا ہے۔ جو اس خدمت کو انجام دینے کے لئے بہت کافی اجرت طلب کرتا ہے۔ نقدی کے علاوہ اسے سابق مہاراجہ کی تمام املاک بھی دے دی جاتی ہیں۔ اس خدمت کے بعد اسے پتھر مار مار کر اور سخت سست کہہ کر اور گالیاں دے کر شہر سے نکال دیا جاتا ہے۔

گویا مرے ہوئے مہاراجہ کی روح کو شانتی دینے کے لئے مہا برہمن کو بلا کر پھر اسے پتھر مار کر اور گالیاں دے کر شہر بدر کرنا ضروری ہے۔ روح کی شانتی تو اسی جہان سے شروع ہوتی ہے۔ وفات کے بعد یہ رسم اس دنیا میں ادا کی جاتی ہے اگر کوئی مہاراجہ اپنی زندگی کے زیادہ شانتی حاصل کرنا چاہے تو پھر اسے یہی طریق اختیار کرنا ہو گا۔ کہ مہا برہمنوں کو بلایا کرے اور پھر گالیوں اور پتھروں سے تواضع کیا کرے لیکن اسے اس امر کا مداوا کرنا ہو گا کہ اسے عقل سے محروم سمجھ کر گدی سے محروم نہ کر دیا جائے۔

کانپور میں ایک احمدی پر شرمناک اور ذلیل حملہ

جماعت احمدیہ کانپور کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۳/۳/۵۵ء کو منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ جماعت احمدیہ کانپور اس شرمناک اور ذلیل حملے کو نہایت ہی نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جو جماعت ہذا کے ممبر مکرم محمد سعید صاحب سوہنچہ پر ۱۲/۲/۵۵ کو رات کے ساڑھے دس بجے اور مورخہ ۱۴/۲/۵۵ کو دن کے سات بجے لکھنیاں بازار میں کیا گیا۔ اختلافی مسائل پر خوشگوار فضا میں بات چیت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس قسم کے اوچھے اور کمینے ہتھیار استعمال کرنے پر ہم اظہار نفرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اس ریزولیوشن کی نقول حکام شہر کی خدمت میں ارسال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ استدعا کرتی ہے کہ اس قسم کی کمینی حرکات کا سدِّ باب کیا جائے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس ریزولیوشن کی نقول پریس کو بھی ارسال کر دی جاویں۔

اراکین جماعت احمدیہ کانپور

درخواستہائے دعا (۱) جملہ احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں ایک عرصہ سے مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا چلا آ رہا ہوں اس لئے میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرے اور مجھے حقیقی ایمان اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے اور مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ میری تمام مشکلات اور تکالیف و پریشانیوں کو دور فرمائے اور اپنے مخصوص رحمتوں اور نعمتوں سے نوازے اور مالی فراخی بخشے۔ محض اپنے فضل سے حقیقی مسلمان کے ساتھ تازیست خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ (در)مولیٰ مجھ سے راضی ہو اور میرے اہل و عیال کو خادم دین بنائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ والسلام خاکسار مطیع الرحمان بنگالی

(۲) والدہ صاحبہ مکرم اخوند محمد عبد القادر صاحب وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی۔ محترمی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

سیرتِ طیبہؐ کا ایک ورق

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر)

(۲)

تواضع و بُردباری

تواضع اور بردباری آنحضرت صلعم کی ایسی روشن ترین صفت ہے۔ جو آپؐ کے نفس قُدسی میں باوصف مرور زمانہ کے درخشاں نظر آئے گی۔ درحقیقت آپؐ انسان کی عظمت و صداقت کا لطیف پیکر تھے جس میں آپؐ کے اخلاص و فدائیت کا ایسا رنگ جھلکتا ہے۔ جو ریاکاری۔ تصنع اور بناوٹ کے مظاہر سے پاک ہے۔ آپؐ کی بردباری اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپؐ بغیر تکلف و تصنّع کے اپنے دور و قریب کے لوگوں۔ دوستوں اور دشمنوں۔ گھر والوں اور شاہی سفیروں غرض کہ ہر کس و ناکس سے خندہ پیشانی سے ملاقات فرماتے تھے۔ آپؐ جیسے حسن صورت تھے۔ ویسے ہی حسن سیرت بھی تھے ؎

حسن یوسف دمِ عیسٰےؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپؐ کے تمام کردار و حرکات فطری تھے۔ جو آپؐ کے اخلاق کے آئینہ دار تھے۔

آنحضرت صلعم کے حسن سلوک اور بلند اخلاق کی یہ مثال ہے کہ ادھر عدی بن حاتم کا قبیلہ قید ہے ادُھر عدی قیدی بنکر آپؐ کے پاس آتے ہیں۔ آپؐ انہیں خاص تکیہ پر بٹھاتے ہیں۔ اور خود زمین پر بیٹھ جاتے اور بے تکلف ان سے گذشتہ و آئندہ معاملات کے بارے میں گفتگو فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ قومیں باز آئیں جو اپنے گزرے
ہوئے باپ دادا پر فخر کیا کرتی ہیں
خدائے تعالےٰ نے تم سے جاہلیت
کے فخر و غرور کو زائل کر دیا ہے
سب برابر ہیں۔ کیونکہ
"تمام لوگ آدمؑ کے بیٹے ہیں اور آدمؑ
مٹی سے پیدا کئے گئے"

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلعم تکبّر کے ذکر سے اور متکبّروں سے کسقدر برہم تھے۔ اگر باپ دادا پر فخر کرنے میں لوگوں کو کچھ امتیاز و فوقیت حاصل ہو سکتی۔ تو تمام جزیرۂ عرب میں محمد بن عبداللہ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا فخر کرنے کا اور کون مستحق ہو سکتا تھا؟ لیکن آپؐ نے حسب و نسب اور جاہ و مرتبہ کا امتیاز اُٹھا دیا۔ مساوات اور اخوت کا درس دیا۔ اور فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم سے زیادہ بہتر وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ اگر کسی کو فضیلت ہے تو عمل صالح اور نیک کردار کی بدولت۔

ایک مرتبہ آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ سفر میں تھے۔ سبھوں نے کھانا تیار کرنے کا ارادہ کیا۔ آپس میں کام کی تقسیم کر لی۔ آپؐ نے لکڑیاں جمع کرنا شروع کیں۔ آپؐ کے اصحاب نے چاہا کہ خود جمع کریں۔ لیکن آپؐ نے انکار کر دیا۔ اور فرمایا خدا کو یہ چیز ناپسند ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے ممتاز رہے۔

ایک اعرابی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا تو وہ خوف سے لرز رہا تھا۔ آپؐ نے اس کو اس طرح خوف کھانے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ آپ قریش کی ایک ایسی عورت کے بیٹے ہیں جو سُوکھا ہُوا گوشت کھا لیا کرتی تھی۔

آپؐ عصا ٹیکے ہوئے اپنے صحابہ کی مجلس میں داخل ہوئے۔ تمام آپؐ کی تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ بیٹھے رہو کھڑا ہونے کی ضرورت نہیں۔

⁂

آنحضرت صلعم بڑے بڑے القاب سے یاد کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ بنو عامر کا ایک وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور کہنے لگا آپؐ ہمارے سردار اور آقا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "آقا تو اللہ ہی ہے"۔ انہوں نے کہا آپؐ فضیلت و بزرگی میں ہم سے بڑھ کر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تمہارے اس قول کے لئے شیطان تم کو نہ اُبھارے۔

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے روبرو کسی کی تعریف کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ افسوس تجھ پر تو نے اپنے ساتھی کی گردن پر چھُری چلا دی۔ یعنی تعریف و توصیف سے تو نے اس کو ہلاک کر دیا۔ کیونکہ اس سے اس میں فخر و غرور کا جذبہ پیدا ہو گا۔ جو اس کی ہلاکت کا موجب ہو گا۔

آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ طنزیہ گفتگو کرنے والے اور طعنہ دینے والے ہلاک ہو گئے۔ الغرض آپؐ کو ناشائستہ گفتگو اور غیر مہذب حرکات سے ہمیشہ نفرت تھی۔

آپؐ کی بردباری میں تواضع کا سلوک غالب تھا۔ آپؐ ادب و احترام کے مجسّمہ اور تواضع و انکسار کے پیکر تھے۔ لوگوں کو آپ پہلے سلام کرتے۔ ہر چھوٹے بڑے سے خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو تاوقتیکہ دوسرا شخص خود ہی ہاتھ نہیں چھوڑتا آپؐ تھامے رہتے۔ جب صدقہ دیتے تو صدقہ کو اپنے ہاتھ سے مسکین کے ہاتھوں میں رکھتے۔

آپؐ اپنے صحابہ کی مجلس میں جلوہ فرما ہوتے تو مجلس جہاں ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے۔ اپنا کام خود اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتے تھے کسی پر سختی نہ کرتے۔ خود بازار جاتے اور اپنا سامان خود ہی اُٹھا لاتے۔ اور فرماتے میں اس کو اٹھانے کی طاقت رکھتا ہوں۔

آپؐ نے فوج کے سپہ سالار ہونے کے باوجود مزدوروں پر خواہ مدینہ کی مسجد کی تعمیر کے وقت ہو یا خندق کھودنے کے زمانے میں ہو کوئی سختی نہیں فرمائی۔

آنحضرت صلعم کا لباس اور مکان بھی بالکل سادہ تھا۔ آپؐ کا لباس عام لوگوں کے لباس کی طرح تھا۔ دولت و حکومت کی زمام قبضہ اقتدار میں آنے کے باوجود آپ مٹی اور اینٹ سے بنے ہوئے حُجروں میں رہتے تھے۔ ہر کمرہ کے درمیان کھجور کے درختوں کی ڈالیوں سے بنی ہوئی دیوار تھی جس کو مٹی سے چسپاں کیا گیا تھا۔ اور دیواروں کو چمڑے یا سیاہ بالوں کی چادر سے ڈھانپا گیا تھا۔

آزاد غلام۔ فقیر۔ کنیز کی دعوت قبول فرما لیتے۔ معذرت خواہ کا عذر سُنتے۔ اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگاتے اور اپنے جُوتے اپنے ہی ہاتھ سے سی لیا کرتے تھے۔ اپنی خدمت آپ کر لیتے اپنے اونٹ کو خود باندھتے۔ خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ مصیبت زدہ اور حاجتمندوں کی ضرورتوں کو پورا کیا کرتے تھے۔

باوجود اس بردباری۔ تواضع اور ملنساری کے آپؐ کی ہیبت۔ وقار اور محبت اور رُعب میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی۔ آپؐ کے متعلق یہ بات بتائی گئی ہے کہ جو کوئی آپؐ کو پہلی بار دیکھ لیتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی۔ اور آپ کی صحبت میں بیٹھتا آپؐ اس کو محبوب بن جاتے آپؐ کے درمیان اور آپؐ کے صحابہ اور دیگر لوگوں کے درمیان ادب و احترام اور محبت و وقار کا تعلق تھا۔ آپؐ میں ذرا بھر بھی کبر کا شائبہ نہیں تھا۔ مگر آپؐ بے ادبی یا گستاخی سے ناراض ہو جاتے۔ اور آپؐ نے اکثر و بیشتر اوقات میں اپنے اصحاب کو آداب مجلس اور اصول خطاب کی تعلیم دی۔

ہمارا رسولؐ غیروں میں مقبول

متعصب عیسائی مؤرخ سر ولیم میور آپؐ کی تواضع پسندی کا اس طرح خاکہ کھینچتا ہے:۔

"آپؐ کی پوری زندگی تواضع کا پیکر تھی۔ آپؐ اپنے ایک ادنیٰ پیرو کے معاملہ میں بھی نہایت ادب و احترام سے پیش آتے تھے۔ تواضع شفقت۔ صبر۔ ایثار اور جود و کرم آپؐ کی شخصیت کی لازمی صفات تھیں۔ جنہوں نے سبھوں کو اپنا گرویدہ اور فریفتہ بنا دیا تھا۔ یہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ کہ آپؐ نے ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی دعوت کو یا حقیر سے حقیر ہدیہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہو۔ اہل مجلس میں سے کسی پر آپؐ اپنی تعلّی اور فوقیت نہیں جتاتے تھے۔ جب کسی ایسے شخص سے ملتے۔ جو اپنے مقصد کے پورا ہونے کی وجہ سے خوش خوش نظر آتا ہو تو اس کا ہاتھ روک لیتے اور اس کی خوشی میں خود بھی شریک ہو جاتے جب کسی غمزدہ اور آفت رسیدہ شخص سے ملتے تو اس کی ہمدردی دلجمعی اور غمگساری فرماتے تنگ دستی اور فقر و فاقہ کے زمانہ میں لوگوں کو اپنی خوراک تقسیم فرماتے آپؐ کو اوروں کے آرام و آسائش کا بے حد خیال رہتا۔"

عورتوں سے حسن سلوک

عورتوں کا کوئی مقام ابتدائے اسلام نہ تھا۔ وہ جانوروں سے بھی بدتر سمجھی جاتی تھیں۔ آنحضرت صلعم نے ان کو بلند تر مقام عطا کیا۔ چنانچہ عورتوں سے حسن سلوک کا آپؐ خاص خیال رکھتے تھے۔ آپؐ نے سب سے پہلے دنیا میں عورت کے لئے ورثہ کا حق قائم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لڑکے اور لڑکی

باپ اور ماں کے ورثہ کی حقدار قرار دی گئی ہیں۔ اسی طرح مائیں اور بیویاں بیٹیوں اور خاوندوں کے ورثہ میں اور بعض صورتوں میں بہنیں بھی بھائیوں کے ورثہ کی حقدار قرار دی گئی ہیں اسلام سے پہلے دنیا کے کسی مذہب نے بھی اس طرح حقوق قائم نہیں کئے تھے۔ اسی طرح آپؐ نے عورت کو اس کے مال کا مستقل مالک قرار دیا ہے۔ خاوند کو حق نہیں۔ کہ خاوند ہونے کی وجہ سے عورت کے مال میں دست اندازی کرسکے۔ عورت اپنے مال کے خرچ کرنے میں پوری مختار ہے۔

عورتوں کے جذبات کا آپؐ کو اتنا خیال تھا۔ کہ ایک دفعہ نماز میں آپؐ کو ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی۔ تو آپؐ نے نماز جلدی جلدی پڑھا کر ختم کردی۔ پھر فرمایا ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی تھی میں نے کہا اس کی ماں کو کتنی تکلیف ہو رہی ہوگی۔ چنانچہ میں نے نماز جلدی ختم کردی تاکہ ماں اپنے بچہ کی خبر گیری کرے۔

آنحضرت صلعم کی وفات کا وقت جب قریب آیا۔ تو آپؐ نے اس وقت سب مسلمانوں کو جمع کرکے جو وصایا فرمائیں ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ میں تم کو اپنی آخری وصیت یہ کرتا ہوں کہ عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہنا۔ آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ جس کے گھر میں لڑکیاں ہوں۔ اور وہ ان کو تعلیم دلائے۔ اور ان کی اچھی تربیت کرے۔ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اس پر دوزخ کو حرام کردے گا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے یا انہیں مارتے ہیں۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ وہ خدا کی نظر میں اچھے نہیں سمجھے جاتے۔ اس کے بعد عورتوں کے حق قائم ہوئے۔ اور عورت نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مہربانی سے پہلی دفعہ آزادی کا سانس لیا۔

ہمسایہ سے حسن سلوک

آپؐ نے بلا تخصیص مذہب و ملت ہمسایوں کے ساتھ اچھے سلوک کی تاکید فرمائی۔

آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جبرائیل مجھے بار بار ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال آتا ہے کہ ہمسایہ کو شاید وارث ہی قرار دیا جائیگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلعم ایک دفعہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں۔ خدا کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں۔ خدا کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہؐ کون مومن نہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس کا ہمسایہ اسکے ضرر اور اسکی بدسلوکی سے محفوظ نہیں۔

عورتوں کو بھی آپؐ نصیحت فرماتے کہ وہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔ آپؐ ہمیشہ صحابہ کو نصیحت کرتے تھے کہ اگر تمہارا ہمسایہ تمہاری دیوار میں میخ وغیرہ گاڑتا ہے یا تمہاری دیوار سے ایسا کام لیتا ہے جس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ تو اسے روکا نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہ رسول اکرم صلعم فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو دکھ نہ دے۔ جو کوئی اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کو دکھ نہ دے۔ اور جو کوئی اللہ...

ایک شر انگیز خبر

"جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر پاکستان سے انڈونیشیا میں منتقل کرنے کا فیصلہ"

کے عنوان کے ماتحت روزنامہ پرتاپ جالندھر میں ۲۵ر مارچ کو شائع ہوئی ہے :۔

"کراچی ۲۳ر مارچ۔ روزنامہ "جنگ" کراچی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے اپنا ہیڈ کوارٹر ربوہ ضلع ملتان سے انڈونیشیا میں منتقل کرنے کا منصوبہ تیار کرلیا ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے ایک عزیز ناصر احمد انڈونیشیا کا دورہ کرچکے ہیں"۔

جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے ۱۹۵۳ء میں شدید مخالفت۔ مارشل لاء لگنے وغیرہ سے ظاہر ہے کہ ایک اخبار جو جماعت احمدیہ کا نہیں ایسی خبر شائع کرتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے حلقہ کے احباب کے لئے ایک اطمینان و تسکین کا موقعہ مہیا کرتا ہے۔ اور مخالف احمدیت طبقہ کو تسکین تبھی ہوسکتی ہے جب کہ جماعت احمدیہ میں کسی قسم کا ضعف نظر آئے۔ جماعت میں خوف و ہراس پیدا ہو۔ اور لوگ احمدیوں کی تبلیغ سننے سے رک جائیں۔ سو اس خبر سے یہ خیال پیدا کیا گیا ہے کہ احمدی حکومت سے مطمئن نہیں۔ اس لئے وہاں کے وفادار نہیں ہوسکتے۔ سو وہ وہاں سے نقل مکانی کرنے کی نیت رکھتے ہیں اور وہ اپنے تئیں اس قدر کمزور محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہاں محفوظ نہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ پرتاپ جیسے سمجھدار اخبار نے اتنی تکلیف کیوں نہ کی کہ قادیان کے مرکز سے جوان کے قریب ہے اس خبر کی تصدیق کرلیتے۔ اور روزنامہ "جنگ" کی شر انگیز خبر کی حقیقت ان کو معلوم ہو جاتی۔ "جنگ" کے جس نامہ نگار کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ربوہ ضلع جھنگ میں ہے نہ کہ ضلع ملتان میں۔ اس کی خبر کے باقی اجزاء کہاں تک درست ہوں گے۔ پھر مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ کا "ایک عزیز" قرار دیا ہے۔ اور اگر نامہ نگار کو جماعت کے حالات سے کچھ بھی واقفیت ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ آپ حضور کے صاحبزادہ ہیں اور وہ "ایک عزیز" کی بجائے آپ کو بیٹا لکھتا۔

مکرم صاحبزادہ صاحب صرف قریباً بیس سال قبل انگلستان تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے تکمیل تعلیم کے بعد آپ ہندوپاکستان سے باہر کبھی نہیں گئے۔ گیارہ سال سے آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل ہیں۔ اور انڈونیشیا وہ قریب ہی میں نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی نہیں گئے البتہ آپ کے ایک بھائی مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب انڈونیشیا میں ہیں۔ لیکن نامہ نگار "جنگ" کو ایسی خبر گھڑنے میں پون سال لگ گیا وہ تو قریباً پون سال قبل بطور پرائیویٹ سیکرٹری مبلغ وہاں تشریف لے گئے۔ اور اب بعض صاحبزادگان و عزیزان یورپ اور افریقہ گئے ہیں اور بعض جانے والے ہیں۔ کیا حضرت امام جماعت احمدیہ کے کسی عزیز کا کسی ملک میں جانا ہیڈ کوارٹر کا تبدیل ہونا لازم و ملزوم ہیں؟ اور کیا نامہ نگار کے نزدیک اب بہت سے ہیڈ کوارٹر بن جائیں گے؟ اس صورت میں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ نئے ہیڈ کوارٹر اپنے اپنے ملک کے مرکز ہونگے اور ربوہ کا ہیڈ کوارٹر اپنی جگہ قائم رہے گا

ایک ادنیٰ عقل کا مالک بھی سمجھ سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ دس بیس یا چند صد افراد پر مشتمل نہیں کہ وہ نقل مکانی کر جائے۔ اور ہیڈ کوارٹر کی منتقلی تو شاخوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی کم و بیش سوا ہزار شاخیں ہیں جن کے کئی لاکھ افراد ہیں تراجم قرآن مجید۔ تیاری مبلغین۔ طباعت لٹریچر یہ سب کام چندے سے ہوتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کی تبدیلی کا یہ مطلب ہے کہ بیس لاکھ روپے چندہ سے ہیڈ کوارٹر اپنے تئیں محروم کرنے اور انڈونیشیا مرکز مقرر ہو جائے۔ جہاں یہ چندہ پہنچ ہی نہ سکے۔ اور نظام کا سارا تار و پود معاذ اللہ بکھر جائے۔ وہاں مبلغین تیار کرنے والے اساتذہ جو جماعت کے بہترین عالم ہوں اور عربی اور اردو کے ماہر ہوں کیونکر میسر آئیں گے۔ پھر وقف کرنے والے طالب علم وغیرہ کیونکر کثرت سے دستیاب ہوں گے۔ جو ذمہ داری کئی لاکھ افراد نے اٹھا رکھی ہے اسے انڈونیشیا کے چند ہزار احمدی کیونکر برداشت کرسکیں گے۔ احمدیوں کی کئی لاکھ تعداد حضرت امام جماعت کے تازہ بتازہ ارشادات سے محروم رہے گی۔ کیونکہ انڈونیشیا سے اردو کا لٹریچر مہیا کرنا اور اخبارات اردو میں شائع کرنا ممکن نہ ہوگا۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ کے اول مخاطب وہ ہوں گے جو نہ آپ کی زبان سمجھتے ہیں نہ آپ ان کی زبان سمجھتے ہیں۔ سو یہ خبر محض شر انگیزی کی خاطر بے پر کی اڑائی گئی ہے۔

درخواست دعا: مکرم میاں محمد عبد الرحمٰن صاحب خلف نواب محمد علی خان صاحب (تخار؟) مالیر کوٹلہ نے بعض کام کئے ہوئے ہیں احباب ان کاموں کے خاطر خواہ ہو جانے کے لئے دعا فرمائیں۔ کامیابی کی صورت میں وہ سلسلہ کو کئی ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اخبار احمدیہ

۱۳۰ مارچ۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں ملاقات کر کے واپس تشریف لے آئے۔

مکرم حفیظ احمد صاحب اختر ایم۔ اے شادی کے لئے اپنے رفقاء سمیت پاکستان سے وارد دارالامان ہوئے جہاں خانہ میں احباب نے ان کو خوش آمدید کہا اور ہار پہنائے۔ ۲۸ مارچ کو محترمہ نزہت آرا صاحبہ دختر جناب حکیم خلیل احمد صاحب (ناظر تعلیم و تربیت) کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے احباب سمیت دعا کی۔ ۲۹ مارچ کو دوپہر کو دعوت ولیمہ ہوا اور شام کو اس تقریب کے باعث غیر مسلم معززین کو دعوت چائے دی گئی۔ رات کی گاڑی دولہا اور دلہن پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے واسطے دعا فرمائیں۔

یکم اور ۲ اپریل کو علی الترتیب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز و مکرم ملک صلاح الدین صاحب بکار سلسلہ بٹالہ گئے۔

۲ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) جو ۱۰ سال قبل ۱۹۴۷ء کے آخر میں مجبوراً پاکستان ہجرت کر گئے تھے زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔ آپ اسی ماہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس سفر کو آپ کے لئے اور سلسلہ کے لئے باعث برکت بنائے آمین۔

زائرین قادیان

مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے:۔

(۱) ۲۷ فروری لاہور سے رشید احمد صاحب (از متعلقین ملک بشیر احمد صاحب ناصر) (۲) ۴ مارچ۔ لاہور سے چوہدری سولدخان صاحب (۳) ۵ مارچ ربوہ سے مولوی [illegible] صاحب سیالکوٹی فاضل مع اہلیہ محترمہ اور اپنی بھاوج اہلیہ صاحبہ مولوی نذیر احمد صاحب (از اقارب ملک جلال الدین صاحب [illegible] الرحمٰن صاحب و عبد الکریم صاحب) (۴ و ۵) ۷ مارچ منٹگمری سے ملک محمد شریف صاحب (برادر زادہ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ) و حبیب احمد صاحب دلپسر بھائی شیر محمد صاحب تاجر) (۶) ۸ مارچ۔ لاہور سے منیر احمد صاحب (برادر ٹھیکہ دار بشیر احمد صاحب) ادہ موہنے (گجرات) سے ملک عبد الرشید صاحب (برادر ملک محمد بشیر صاحب) (۷) ۱۱ مارچ ربوہ سے قریشی محمد اکمل صاحب (از اقارب قریشی سعید احمد صاحب) (۸ و ۹) ۱۱ اور ۱۸ مارچ۔ ربوہ سے غلام سرور صاحب و نذیر احمد صاحب (داماد و پسر میاں سراج الدین صاحب مؤذن مسجد اقصیٰ) (۱۰) ۱۵ مارچ۔ لاہور سے چوہدری سردار خان صاحب (۱۱) ۲۰ مارچ۔ مولوی عبد الباسط صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ (پسر عبد الرحیم صاحب دیانت سوڈا واٹر) (۱۲) ۲۱ مارچ۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ لاہور سے ملک حبیب احمد صاحب منیجر باٹا شوز سٹورز (برادر نسبتی مرزا محمد زمان صاحب)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:۔

(۱) یکم مارچ۔ رشید احمد صاحب (۲) ۶ مارچ محمد شاہ صاحب (۳) ۸ مارچ چوہدری سردار خان صاحب (۴) ۹ مارچ۔ اہلیہ محترمہ بھائی شیر محمد صاحب تاجر۔ حبیب احمد صاحب و ملک محمد شریف صاحب (۵) ۱۰ مارچ منیر احمد صاحب (۶) ۱۲ مارچ۔ مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی مع اہلیہ صاحبہ و بھاوج صاحبہ۔ قریشی محمد اکمل صاحب (۷) ۱۵ مارچ۔ غلام سرور صاحب (۸) ۱۷ مارچ بھاگ صاحب (۹) ۱۹ مارچ۔ محترمہ محمودہ اختر صاحبہ مع بچوں کے (اہلیہ و عیال میر رفیع احمد صاحب)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

فرشتے نامۂ اعمال لکھتے ہیں۔ کراماً کاتبین اس انتظار میں ہوں گے کہ مجاہدین تحریک جدید جو گذشتہ سالہا سال سے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربانیاں کرتے آئے ہیں اس سال بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ پہلے مجاہدین! مجاہد ہونے کے باعث سستی آپ کے نزدیک تک نہ پھٹکنی چاہیئے۔ لیکن ابھی تک کافی تعداد کی طرف سے اپنے وعدوں کی اطلاع نہیں آئی۔ اور ادائیگی وعدہ جات میں بہت زیادہ تیزی درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

(حضور ایدہ اللہ کی صحت بقیہ صفحہ۲) ہے، سوا سات بجے کے قریب رتن باغ تشریف لے گئے شام کے وقت حضور کو کچھ ضعف محسوس ہوتا تھا۔ شروع رات نیند آ گئی مگر بارہ بجے کے قریب ضعف سے آنکھ کھل گئی۔ پھر صبح تک نیند معمول سے کم آئی۔

۲۶ مارچ۔ صبح ساڑھے ۶ بجے حضور رتن باغ سے کراچی جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے احباب جماعت کے ساتھ دعا فرمائی اور حضور کی موٹر اسٹیشن پر پندرہ منٹ پہلے پہنچ گئی۔ حضور ریل کے ڈبہ میں تشریف لے گئے۔ اسٹیشن پر بھی حضور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت کا ایک بڑا مجمع موجود تھا۔ حضور نے یہاں بھی دعا کی اور پونے آٹھ بجے گاڑی اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ صبح بھی حضور کو کچھ ضعف کی شکایت تھی۔

کراچی۔ ۲۷ مارچ بذریعہ فون۔ حضور بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ آج سہ پہر کو ڈاکٹر کرنل شاہ اور ڈاکٹر اُجاں سنے حضور کا معائنہ کیا۔ الحمد للہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

کراچی میں حضور کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہے:۔ "معرفت دی ایسٹرن سروسز [illegible] بندر روڈ کراچی"

۲۹ مارچ گیارہ بجے قبل دوپہر حضور کی طبیعت دن کے وقت اچھی رہی مگر رات بے چینی میں گزری آج صبح حضور تھکاوٹ محسوس کر رہے ہیں۔

۳۰ مارچ۔ ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر کل دن کے وقت حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بشاش رہی۔ رات حضور کو حسب ضرورت خاصی نیند آ گئی البتہ نصف شب کے قریب ایک گھنٹہ حضور نہ سو سکے آج صبح حضور سر کی طرف سے [illegible] میں کمزوری بحالی محسوس کرتے ہیں۔ کراچی ۳۱ مارچ: بعد دوپہر حضور نے بائیں بازو کی طرف [illegible] سرعت کے ساتھ فرق پڑ رہا ہے۔ مطالعہ و رہائش کرنے اور اسے آہستہ آہستہ وقت دینے سے اچھا اثر پڑا ہے۔ حضور کو کسی قدر بے چینی کی شکایت رہی تاہم رات کو گہری نیند آ گئی۔ آج صبح حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ صبح حضور [illegible]

سلسلہ احمدیہ کا دائمی مرکز

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین اکمل لاہور)

القصّہ خیر۔ مسلک ۔ نانِ قادیاں
ایمان نواز وسعتِ دامانِ قادیاں

ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور تھا
رنگین و پُر بہار تھا بستانِ قادیاں

ناگاہ اِک ہوا چلی۔ برباد ہو گیا
امن و امانِ ملّت ایوانِ قادیاں

ٹوٹے ہوئے دلوں کو الٰہی تُو جوڑ دے
پھر جمع ہو رہے ہیں محبّانِ قادیاں

دِل باغ باغ ہو گیا ربوہ کی شان سے
سینہ تھا داغ داغ زِ ہجرانِ قادیاں

اشکوں کے چند گوہرِ منظوم کر نثار
اکمل بہ یادِ حُسنِ جوانانِ قادیاں

شری مرارجی ڈیسائی چیف منسٹر صوبہ بمبئی سے مبلغ جماعت احمدیہ کی ملاقات اور پیشکش لٹریچر

مورخہ ۱۶ مارچ خاکسار بمعیت جناب عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منگلور شری مرارجی ڈیسائی چیف منسٹر صوبہ بمبئی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد کے بارہ میں گفتگو رہی۔ وزیر اعلیٰ نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے بارہ میں یہ ریمارک دیا۔ کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کی نسبت روشن خیال اور وسیع الحوصلہ ہے۔ اس ملاقات میں آپ کی خدمت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر لنڈن "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" (انگریزی) پیش کیا۔ صاحب موصوف ہماری موجودگی میں ہی اس کے بعض حصوں کا مطالعہ فرماتے رہے۔ اور اس ضمن پر بعض سوالات بھی دریافت فرماتے رہے۔ اس سے چند ماہ قبل بھی آپ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا دوسرا لٹریچر پیش کیا جا چکا ہے۔

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ انچارج صوبہ بمبئی۔

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے ہندوستان کے مندرجہ ذیل عہدیداران جن کا انتخاب مقامی جماعتوں نے کیا ہے۔ کے تقرر کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء تک دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ نئے عہدیداران پورے اخلاص اور تن دہی سے اپنے اپنے مفوضہ فرائض کو ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اور خدمت دین کر کے سعادت دارین حاصل کریں گے۔ خدا تعالیٰ سب احباب کو احسن طور پر خدمت دین کو بجا لانے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

نوٹ:۔ جن تقرریوں کے سامنے مشروط منظوری کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں ان سے مراد ان احباب کے تقرر کی منظوری ہے۔ جو بقایا دار ہیں ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنا بقایا ادا کر کے شرط کو پورا کریں اور دوسروں کے لئے بہتر نمونہ پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر اعلیٰ قادیان ۲۹/۳/۵۵

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	نام و پتہ عہدہ داران	
۱	ارکھ پٹنہ	پریذیڈنٹ	مکرم نعمت خاں صاحب۔ موضع ارکھ پٹنہ۔ پوسٹ آفس اٹہ گڑھ۔ ضلع کٹک (اڑیسہ)	مشروط منظوری
"	"	سکریٹری مال	مکرم ضمیر خاں صاحب " " "	
"	"	سکریٹری تعلیم و تربیت	مکرم چیکو خاں صاحب " " "	
۲	کانپور	پریذیڈنٹ	مکرم محمد ابراہیم صاحب۔ نئی سڑک کانپور۔ سوداگران چرم	مشروط منظوری
"	"	سکریٹری مال	" محمد احمد صاحب ۲۸/۲۴ لکھنیاں بازار کانپور	
"	"	سکریٹری امور عامہ	" میاں محمد لطیف صاحب " " "	
۳	بھاگل پور	سکریٹری مال	" عبدالحلیم صاحب۔ احمدیہ بلڈنگ بھاگل پور (بہار) مشروط منظوری (در پورٹ پراونشل امیر صاحب بہار ضرور ملاحظہ فرمائیں)	
۴	نندگڑھ	پریذیڈنٹ	مکرم امام حسین صاحب نندگڑھ ضلع بلگام (بمبئی)	مشروط منظوری
"	"	سکریٹری مال	" نورالدین صاحب معرفت امام حسین صاحب نندگڑھ ضلع بلگام	
"	"	سکریٹری تبلیغ	" عبدالمنان صاحب امیر صاحب چکوری " "	
۵	ہاری پاری گام	پریذیڈنٹ	" غلام احمد صاحب راتھر ولد غلام نبی صاحب راتھر موضع ہاری پاری گام ڈاکخانہ خاص کشمیر	مشروط منظوری
"	"	سکریٹری مال	" محمد شعبان صاحب راتھر ولد عبدالخالق صاحب راتھر موضع ہاری پاری گام ڈاکخانہ خاص کشمیر	
"	"	سکریٹری تبلیغ	" ولی محمد صاحب راتھر ولد خضر محمد صاحب راتھر موضع ہاری پاری گام ڈاکخانہ خاص کشمیر	
"	"	امین	" غلام محمد صاحب شیخ ولد علی شیخ صاحب موضع ہاری پاری گام ڈاکخانہ خاص کشمیر	
"	"	سکریٹری امور عامہ و خارجہ	" ولی محمد صاحب راتھر ولد خضر محمد صاحب راتھر موضع ہاری پاری گام ڈاکخانہ خاص کشمیر	
۶	جے پور	سکریٹری جماعت	" ڈاکٹر محمد لطیف صاحب۔ محبوب میڈیکو موتی ڈونگری روڈ جے پور (راجستھان)	
۷	کاروناگاپلی	وائس پریذیڈنٹ	مکرم ایم۔ علی کنجو صاحب احمدیہ مشن کرونا گاپلی۔ ٹراونکور سٹیٹ	
۸	ممبئی	پریذیڈنٹ	مکرم بی۔ کے فضل الرحمٰن صاحب ممبئی۔ ضلع ٹنکور ہیسور سٹیٹ	
"	"	وائس پریذیڈنٹ	" بی۔ کے عبدالوحید صاحب " " "	
"	"	سکریٹری مال	" " " " "	
"	"	سکریٹری امور عامہ	" غفار خاں صاحب " " "	
"	"	" تعلیم و تربیت	" محمد عبداللہ صاحب " " "	
"	"	" تبلیغ	" بی۔ کے محمد اسحاق صاحب " " "	
۹	چک ایرچھ کشمیر	پریذیڈنٹ	" راجہ غلام محمد خاں صاحب قریشی عثمانی چک ایرچھ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر	
۹	چک ایرچھ کشمیر	سکریٹری مال	مکرم منشی محمد رحمت اللہ خاں صاحب۔ چک ایرچھ۔ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر	
"	" "	سکریٹری تبلیغ	" " " " "	
"	" "	سکریٹری تعلیم و تربیت	" احمد اللہ نون صاحب چک ایرچھ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر	
"	" "	" امور عامہ	" منشی نصیرالدین صاحب " " " "	
"	" "	" ضیافت	" سید باغ علی شاہ و مکرم فقیر محمد صاحب شیخ " " " "	
"	" "	محصل	" صفی اللہ خانصاحب و عبدالستار صاحب نون " " " "	
۱۰	سونگھڑہ	سکریٹری تعلیم و تربیت	" مولوی سید ابوالحسن صاحب سونگھڑہ ڈاکخانہ کوڑ ضلع کٹک اڑیسہ	
"	"	" تبلیغ	" منشی یوسف علی خانصاحب " " " "	
"	"	اسسٹنٹ سکریٹری مال	" منشی ضیاءالدین صاحب " " " "	
"	"	امین	" مولوی سید حسام الدین صاحب " " " "	
۱۱	کنہ پورہ کشمیر	پریذیڈنٹ	" خواجہ ولی محمد صاحب ڈار کنہ پورہ ڈاکخانہ کونگام کشمیر	
"	" "	وائس پریذیڈنٹ	" خواجہ عبدالقادر صاحب " " " " "	
"	" "	سکریٹری تعلیم و تربیت	" خواجہ غلام نبی صاحب پڈر " " " "	
"	" "	" امور عامہ	" خواجہ عبدالغنی صاحب " " " " "	
"	" "	" تبلیغ	" خواجہ عبدالغنی صاحب نون نمبردار " " " "	
"	" "	" مال	" خواجہ عبدالصمد صاحب پڈر " " " "	
"	" "	" امور خارجہ	" خواجہ مبارک احمد صاحب نون " " " "	
"	" "	آڈیٹر	" خواجہ عبدالغنی صاحب نون نمبردار " " " "	
"	" "	امین	" خواجہ غلام محمد صاحب " " " " "	
"	" "	محصل	(۱) خواجہ عبدالاحد صاحب (۲) خواجہ محمد شعبان صاحب پڈر (۳) خواجہ عبدالغفار صاحب (۴) خواجہ عبدالاحد صاحب نون	
۱۲	پنکال	پریذیڈنٹ	مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب پنکال اڑیسہ	مشروط منظوری
"	"	سکریٹری امور عامہ	" مولوی کرم علی صاحب " "	
"	"	" تبلیغ	" جمعہ خاں صاحب " "	
"	"	" تعلیم و تربیت	" محمد فرقان علی صاحب " "	
"	"	" ضیافت	" محمد شمس الحق صاحب " "	
"	"	آڈیٹر	" محمد فرقان علی صاحب " "	
"	"	سکریٹری مال	" محمد لطیف الرحمٰن صاحب " "	
"	"	تحریک جدید	" محمد مظہر علی صاحب " "	
"	"	امین	" عبدالستار صاحب " "	
۱۳	آسنور	وائس پریذیڈنٹ	" مولوی حبیب اللہ صاحب آسنور ڈاکخانہ شوپیاں کشمیر	
"	"	سکریٹری مال	" خواجہ عبدالغنی صاحب ملک " " "	
"	"	نائب " "	" مولوی عبدالرحمٰن صاحب " " "	
"	"	سکریٹری امور عامہ	" خواجہ غلام محمد صاحب نائیک " " "	
"	"	" وصایا	" ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب " " "	
"	"	" جائیداد	" عبدالعزیز صاحب ڈلشی " " "	

درخواستہائے دعا

۱۔ امسال جامعہ احمدیہ ربوہ کے انیس طلبہ امتحان مولوی فاضل میں شریک ہو رہے ہیں۔ حضور، درویشان کرام، بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے اُن سب کی نمایاں کامیابی کے لئے پُر درد دعاؤں کی درخواست ہے۔ محمد ارشاد بشیر متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ

۲۔ خاکسار ان دنوں بعض مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے ان کی دوری کے لئے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔ خاکسار سید سجاد احمد از ملتان۔

۳۔ خواجہ عبدالکریم صاحب آسنور کشمیر دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ عبدالرحمٰن فیاض۔

تازہ ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
امانت تحریک خاص کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جبکہ علالت کے باعث دماغی کام کرنا بھی منع ہے آپ نے سلسلہ کی بہبودی اور ترقی کے لئے جماعت سے یہ مطالبہ فرمایا ہے کہ گھروں میں زیورات رکھنے کی بجائے روپیہ مرکز میں "امانت تحریک خاص" میں جمع کرائیں۔ جس کی عند الطلب واپسی کا ذمہ خود حضرت اقدس اور صدر انجمن احمدیہ لیتے ہیں۔ اس طرح روپیہ خدمتِ دین میں عند الضرورت بطور قرض کام آسکے گا۔ البتہ چونکہ آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہو گی۔ اس لئے یہ قرض شمار ہو گا اور اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔ اور جیسا کہ تقسیم ملک سے قبل ضرورت کے وقت روپیہ واپس کر دیا جاتا تھا۔ اب بھی اسی طرح واپس ہوتا رہے گا۔ ایسے احباب کے لئے جو اپنے بچوں کی تعلیم۔ شادی وغیرہ کے لئے رقوم جمع رکھتے ہیں۔ خدمتِ دین کا یہ نادر موقعہ ہے کہ جس میں ساری رقم بھی محفوظ رہے گی۔ اور ثواب بھی ملے گا۔ امید ہے احباب کنگنہ۔ دکن دکا زیور وغیرہ توجہ فرمائیں گے یہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنی چاہئیں۔ اور کوپن میں صاف تحریر ہونا چاہیئے کہ یہ رقم "امانت خاص" میں جمع کی جاوے۔

ناظر بیت المال قادیان

پتے مطلوب ہیں

(۱) مکرم عابد حسین صاحب احمدی جن کا تبادلہ کچھ عرصہ ہوا بنارس سے ٹمیا دیو پی) کی طرف ہو گیا تھا۔

(۲) مکرم غلام محی الدین صاحب۔ جن کا تبادلہ بنارس سے جھانسی کی طرف ہوا تھا۔

(۳) مکرم عبد اللطیف خان صاحب جو بنارس میں تجارت کرتے تھے۔

نظارت ہذا کو ان دوستوں کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ اگر یہ صاحبان خود اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرما دیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان کا صحیح ایڈریس معلوم ہو تو مہربانی فرما کر مطلع فرمایا جاوے۔ والسلام

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

صرف تین لائبریریوں کیلئے

میرے ایک معزز اور مخلص بھائی نے میرے سلسلہ حقائق و معارف قرآنیہ کی اشاعت میں دو سو روپیہ کا عطیہ دیا ہے میری کسی درخواست یا تحریک کے بغیر۔ یہ قرآن کریم کے عشق و محبت کا کرشمہ ہے۔ اس سے میں پورے تین سٹ سلسلہ کی ان لائبریریوں کے لئے صرف محصول ڈاک پر صدقہ جاریہ کے طور پر بھیج دوں گا۔ (انشاء اللہ) ان درخواستوں کی تعمیل ہو گی جو خود خریدنے کے قابل نہ ہوں اور قرآن مجید کی اشاعت کا جذبہ رکھتے ہوں۔

ایک اور

میرے قدیم اور مخلص بھائی حضرت شیخ اسماعیل سرسادی رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے بطور صدقہ جاریہ عزیزم مکرم مولوی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے اپنے محترم نانا صاحب کی یاد میں ایک سٹ وقف کیا ہے کہ کوئی انجمن جو لائبریری قائم کر رہی ہو محصول ڈاک ادا کر کے یہ سٹ لے سکتی ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے والے اپنے محترم بھائی اور بزرگ کی ترقی درجات کے لئے دعا کریں۔

خاکسار عرفانی الاسدی الکبیر عفا اللہ عنہ سکندر آباد (دکن)

ولادت۔ مورخہ ۹؍ ۵۵ء کو مولوی احمد رشید صاحب مبلغ جنوبی ہند کے ہاں لڑکی تولد ہوئی جس کا نام ساجدہ رکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب کا بڑا لڑکا عزیز انور احمد مورخہ ۱۲؍ ۵۴ء کو پیدا ہوا تھا جس کی تاریخ پیدائش غلط شائع ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی شکایت ہو تو دفتر سے دریافت کر سکیں۔

ق نمبر ۱۳۱۸۳ منکہ حسنی بیگم زوجہ قریشی فضل حق صاحب قوم راعی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۷ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آج بتاریخ ۱۵ر جنوری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری منقولہ حسب ذیل ہے زیور طلائی کانٹے دو عدد وزنی نصف تولہ۔ کڑے دو عدد طلائی وزن ڈیڑھ تولہ۔ حق مہر مبلغ /۵۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی حق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو اور اس کا حصہ ادا کر کے رسید حاصل کی گئی ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہو گی۔ العبد حسنی بیگم۔ گواہ شد ملک صلاح الدین ایم۔ اے حال ایڈیٹر بدر ۵۵-۱-۱۵۔ گواہ شد قریشی فضل حق خاوند موصیہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان حلقہ مسجد مبارک۔ گواہ شد عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور۔

ق نمبر ۱۳۱۸۴ منکہ جمشید احمد خان ولد بھول خان صاحب قوم بلوچ پیشہ زراعت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن اینٹہ ڈاک خانہ گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر یو پی۔ آج بتاریخ ۲ر فروری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ جو کہ میرے قبضہ میں ہے۔ زرعی زمین قریباً دس بیگھہ خام ہے جس کا میں اکیلا مالک ہوں اس جائداد کی قیمت موجودہ ریٹ سے فی بیگھہ /۲۰۰ روپیہ کے حساب دس بیگھہ کی قیمت /۲۰۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس جائداد کے حصہ کو کسی وجہ سے اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو انجمن مذکور کو اختیار ہو گا۔ کہ میرے ترکہ سے حاصل کر لے۔ میرے ورثا کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ علاوہ ازیں اور بھی اگر کوئی آمدنی یا جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد جمشید احمد خان۔ گواہ شد انوار احمد خان بقلم خود۔ گواہ شد علی احمد خان بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اینٹہ۔

ق نمبر ۱۳۱۸۵ منکہ علی احمد خان ولد علی شیر خان صاحب قوم بلوچ پیشہ زراعت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن اینٹہ ضلع مظفر نگر یو پی۔ آج بتاریخ ۲ر فروری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے زمین جو میرے قبضہ میں ہے۔ قریباً ۲۲ بیگھہ خام ہے جس کا میں اکیلا مالک ہوں اس جائداد کی قیمت فی بیگھہ /۲۰۰ روپیہ کے حساب سے بائیس بیگھہ کی کل قیمت /۴۴۰۰ روپے بنتی ہے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس جائداد کے حصہ کو کسی وجہ سے میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو انجمن مذکور کو اختیار ہو گا۔ کہ میرے ترکہ میں سے حاصل کرے۔ میرے ورثا کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ علاوہ ازیں اور بھی اگر اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا آمدنی پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد علی احمد خان بقلم خود۔ گواہ شد انوار احمد خان ساکن اینٹہ۔ گواہ شد غلام نبی مبلغ سلسلہ احمدیہ اینٹہ۔

ق نمبر ۱۳۱۸۶ منکہ شیر محمد خان ولد بھول خان قوم بلوچ عمر ۴۸ سال پیشہ زراعت پیدائشی احمدی ساکن اینٹہ ڈاک خانہ گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر یو پی آج بتاریخ ۳ر فروری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین جو کہ میرے قبضہ میں ہے قریباً سو بیگھہ خام ہے۔ جس کا میں اکیلا مالک ہوں۔ جس کی قیمت فی بیگھہ /۲۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں۔ اگر اس کو کسی وجہ سے اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو انجمن مذکور کو اختیار ہو گا۔ کہ میرے ترکہ میں سے حاصل کرے۔ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ علاوہ ازیں اور بھی اگر کوئی آمدنی یا جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد شیر محمد خان گواہ شد۔ غلام نبی بقلم خود مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم اینٹہ۔ گواہ شد علی احمد خان بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اینٹہ۔

درخواست دعا۔ عاجز خود اور بیوی بچے ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں سب کی کامل صحت کے لئے نیز میرے گھر میں نرینہ صالح اور لمبی عمر پانے والی اولاد کے پیدا ہونے کی درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار راؤ بشیر الدین احمد مدرس تخت ہزارہ سرگودھا

الور ۔ صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے آج اور میونسپلٹی کے استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ آزاد بھارت نے گزشتہ آٹھ برس میں جو ترقی کی ہے اتنی برطانیہ کے ڈیڑھ سو برس عہد حکومت میں بھی نہ ہوئی تھی۔ بھارت ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔ لوگوں کی اس نکتہ چینی کا آٹھ سال گذر جانے کے باوجود ملک نے کوئی خاص ترقی نہیں کی جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ ملک نے خوراک کا مسئلہ حل کر لیا ہے۔ اور اب ملک کو غیر ممالک سے اناج درآمد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اناج کے نرخ بھی گر گئے ہیں۔ دوسری اشیاء کی پیداوار میں بھی اضافہ کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ کپڑے کی پیداوار کافی بڑھ گئی ہے۔ دور دراز دیہات میں بھی ڈاک و تار کی سہولیات دی جا رہی ہیں ان کے علاوہ بھاکڑا ننگل اور دوسرے بڑے بڑے پراجیکٹ پوری رفتار سے پایۂ تکمیل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لاہور ۲ اپریل۔ لاہور کے اخبار "زمیندار" کے ایڈیٹر مولانا اختر علی دوسروں کو اپریل فول کا شکار بناتے بناتے خود پھنس گئے ہیں چنانچہ یکم اپریل کو آپ نے اپریل فول کے طور پر اپنے اخبار کے پہلے صفحہ پر جلی حروف میں یہ خبر شائع کی ہے کہ اپوزیشن لیڈر میاں افتخار الدین گرفتار کر لئے گئے۔ چونکہ یہ خبر غلط تھی۔ اس لئے اگلے ہی روز پولیس نے مولانا اختر علی کو دھر لیا۔ اور انہیں ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

کراچی ۲ اپریل۔ آئندہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء سے پاکستان میں بھی امریکہ کی طرح تمام موٹر کاریں بائیں بازو کی بجائے دائیں بازو پر چلا کریں گی۔ اور آئندہ جو موٹر کاریں ٹرک جیپ کاریں وغیرہ باہر سے پاکستان میں درآمد کی جائیں گی۔ ان کے سٹیرنگ وہیل دایاں بازو کی طرف لگے ہوئے ہوں گے۔

ہانگ کانگ ۳ اپریل۔ کمیونسٹ چین نے کل امریکہ پر چینی ہوائی حدود کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ امریکی جنگی ہوائی جہازوں کی چار ٹکڑیوں نے کل شمالی چین میں سوبیٹ تنگ کے اوپر اور جنوب مشرقی چین کے نزدیک جزیرہ سنب تاپہ بمباری کی۔ یہ دونوں مقامات ایک دوسرے سے ۱۳ سو میل دور ہیں۔ اس اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ جب کمیونسٹ چینی ہوائی جہازوں نے اڑانیں کیں۔ تو چار امریکی ہوائی جہاز دریا کی طرف بھاگ گئے۔

نئی دہلی ۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ پنڈت

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

جواہر لال نہرو جنہوں نے اپنے دورہ روس کے وقت یورپ میں اڑھائی ہفتہ تک قیام کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اب ہندوستان سے پانچ ہفتہ باہر رہیں گے۔ پنڈت جی کی دورہ کی مدت میں اضافہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ روس کا دورہ کرنے کے بعد سوئٹزرلینڈ میں دو ہفتہ تک آرام کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے عہدہ سنبھالا آج تک کبھی آرام نہیں کیا۔

لاہور ۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ملک کے نئے مجوزہ آئین کے تحت دونوں یونٹوں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے گورنروں کا بالغ رائے دہندگی کے اصولوں پر امریکی آئین کی طرز پر براہ راست انتخاب ہوگا۔ اور ہر یونٹ کا گورنر اپنی کابینہ کے لئے خود ممبر مقرر کرے گا۔ وہ یونٹ کی مجالس قانون ساز کے ارکان کے علاوہ دیگر اختصاصی شعبوں سے بھی اپنی کابینہ کے لئے ارکان مقرر کر سکے گا۔ ماہ اپریل میں مجوزہ آئینی کنونشن مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کے منصوبے اور ملک کے مجوزہ آئین کی توثیق کر دے گی۔ جس کے بعد تمام صوبائی مجالس قانون ساز کو توڑ دیا جائے گا۔ اور اسی سال یا اگلے سال کے آغاز میں مرکزی دستور ساز اسمبلی اور دونوں یونٹوں کی قانون ساز مجالس کا بالغ رائے دہندگی کے اصولوں پر انتخاب کیا جائے گا۔ جب تک یہ عام انتخاب نہیں ہو جاتے ۔

لاہور ۴ اپریل۔ آج ڈاکٹر خان صاحب کو مغربی پاکستان کے یونٹ کا وزیر اعلیٰ اور میاں مشتاق احمد گورمانی کو گورنر مقرر کر دیا گیا۔ ڈاکٹر خان صاحب اس وقت پاکستان کے مرکزی وزیر مواصلات ہیں ایک یونٹ کی نئی سکیم پر مئی کے آخر تک عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

قادیان کی جائدادوں کی واگذاری

صدر انجمن احمدیہ قادیان اور بعض افراد قادیان نے اپنی جائیدادوں کی واگذاری کے لئے محکمہ کسٹوڈین میں درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ قبل ازیں صدر انجمن احمدیہ کے متعلق اسبارہ میں اڑھائی سال تک مقدمہ چلنے کے بعد کسٹوڈین جنرل نے یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ اس جائداد پر EVACUEE جائداد کا قاعدہ حاوی نہیں ہوتا۔ اسی بناء پر صدر انجمن نے اپنی تمام املاک کی واپسی کا معاملہ اٹھایا۔ لیکن شورش پسند طبقہ محض اس وجہ سے فتنہ سازی کرکے فضا مکدر کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ کہ مسلمانوں کی جائدادیں ان کو واپس نہ ملیں اور ہر نوع کا پراپیگنڈا صدر انجمن کے خلاف کیا جا رہا ہے اس فتنہ سازی کے بانی بعض وہ لوگ ہیں جو فرقہ پرستی اور تنگ نظری کے باعث حکومت کو بھی معلوم ہیں۔ اور پہلے ان کو حکومت کی طرف سے تحریری تنبیہہ بھی مل چکی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی فرقہ وارانہ منافرت انگیزی سے باز نہیں آئے۔

سکھ نیشنل کالج والوں کو یہ خیال ہے۔ کہ ان کا کلیم ضائع جائے گا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ ان کا کلیم اپنی جگہ پر ہے اور حکومت کے ذمہ ہے۔ وہ ان کو اس کا معاوضہ دے گی۔ ان کا کلیم صدر انجمن کی جائداد کے مقابل پر نہیں اور نہ ہی صدر انجمن کے حق کو باطل کر سکتا ہے قانونی نقطہ نگاہ سے EVACUEE جائداد کا قانون گذشتہ سال ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے نہ کسی فرد یا ادارہ کو اب تخلیہ کنندہ یا عازم تخلیہ کنندہ قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسبارہ میں کوئی نئی تحقیق ہو سکتی ہے۔ اور کسٹوڈین جنرل تو کئی سال قبل کئی سال کے مقدمہ کے بعد صدر انجمن کو غیر تخلیہ کنندہ قرار دے چکے ہیں۔ اب ایجیٹیشن بنا کر اس معاملہ کو از سر نو اٹھانا صرف بھارت کے سیکولرازم کے حسین چہرہ پر بدنما داغ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ اور بھارت کے آئین کی خاطر ایسے شورش پسندوں کی شر انگیزی کی روک تھام کرے تا حقداروں کو ان کے حقوق ملنے میں کوئی شخص یا پارٹی سدِ راہ نہ بن سکے ہمیں خوشی ہے کہ منسٹر پبلک ورکس پنجاب جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے اس بارہ میں عوام کی غلط فہمی دور کرنے کیلئے ایک اعلان کرایا اور اب محترم پنڈت گورکھ ناتھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے گورداسپور نے ذیل کا اعلان کیا ہے:۔

"مجھے قادیان میں کچھ عناصر کی طرف سے غیر پسندیدہ اشتعال انگیز اور مبالغہ آمیز پراپیگنڈا کو سن کر دکھ ہوا یہ بات کانگرس گورنمنٹ کی سیکولر پالیسی کے عین مطابق ہے۔ کہ جو جماعتیں یا افراد ترک ملک نہیں کر چکے۔ اور بھارت میں بطور وفادار شہری کے رہائش پذیر ہیں۔ ان کے حقوق ہر بھارتی کے برابر ہیں۔ جو عنصر اس اصول کے خلاف کسی فرقہ کے خلاف مجنونانہ جذبات ابھارتا ہے۔ وہ دیش اور قوم کا وفادار تصور نہیں کیا جا سکتا مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قادیان میں رہ رہے اقلیتی فرقہ کی جماعت احمدیہ کے کچھ حقوق کسٹوڈین جنرل کے فیصلہ کے مطابق تشخیص ہوئے ہیں۔ اور یہ عنصر اس عدالتی فیصلہ کے خلاف لوگوں کو ابھارنے کی کوشش کر رہا ہے ہر سنجیدہ شہری کو اس نازک موقعہ پر اس شر انگیز پروپیگنڈے کو بے محل بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے جبکہ ہمارا نیتا پنڈت جواہر لال نہرو ملک میں بسنے والے ہر فرقہ کو ایک قومیت میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بھی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ قادیان اور احمدی افراد کے متعلق حکومت کے مروجہ قانون اور پالیسی کے نفاذ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ ان کے حقوق بھی ویسے ہی ہیں۔ جیسے کہ کسی اور بھارتی فرد یا فرقہ کے۔"

پنڈت گورکھ ناتھ ایم۔ ایل۔ اے

نیا ریلوے ٹائم ٹیبل

اسٹیشن					
امرتسر	روانگی	۵-۳۸	—	۱۳-۵۰	۱۷-۴۰
بٹالہ	آمد	۶-۴۰	—	۱۵-۵	۱۸-۲۸
	روانگی	۷-۰	۹-۰	۱۵-۲۵	۱۹-۵
قادیان	آمد	۷-۲۵	۹-۲۵	۱۶-۵	۱۹-۳۶
	روانگی	۸-۵	۱۰-۲۰	۱۶-۸	۲۰-۲
بٹالہ	آمد	۸-۴۴	۱۰-۵۹	۱۷-۵۰	۲۰-۲۸
	روانگی	—	۱۱-۱۲	۱۸-۵۵	۲۰-۵۵
امرتسر	آمد	—	۱۲-۳۰	۲۰-۱۵	۲۱-۵۵

مسعود احمد
7.4.55